عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۴

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ج

نیشنل کنٹرکشن میں جعلسازی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا بطور ڈھال استعمال

علماءِ حق کے روشن کارنامے

بزنجو کی قادیانیت نوازی

لندن میں قادیانیوں کا جلسہ اور عجیب ہتھکنڈے

دینی تعلیم کے شائقین طلبہ کے لیے خوشخبری

پاکستان کے مرکزی شہر کراچی کی سب سے بڑی آبادی اورنگی ٹاؤن E-11 میں ایک عظیم الشان خالص دینی ادارہ دارالعلوم حنفیہ واقع ہے جو مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور جانشین علامہ بنوریؒ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی سرپرستی میں عرصہ سے اپنے علاقہ میں اعلیٰ طور پر دینی خدمات کا انجام دے رہا ہے جس میں وفاق المدارس پاکستان کا نصاب پڑھایا جاتا ہے، قرآن مجید ناظرہ حفظ، تجوید اور درس نظامی کا بہترین انتظام ہے۔ تجربہ کار اساتذہ کرام دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور طلبہ کی رہائش، خوراک طبی سہولت اور جملہ ضروریات کا مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ طلبہ کے اخلاق تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ طلبہ کے لیے ذکر و اذکار مراقبہ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال بیس ۲۰ شوال المکرم تک داخلہ جاری رہے گا۔ شائقین طلبہ جلد داخلہ فارم حاصل کرلیں۔ نیز مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنے صدقات، زکوٰۃ، عطیات، چرم قربانی دارالعلوم میں پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

رابطہ کے لیے فون نمبر ۴۱۵۹۲۹

الداعی الی الخیر

خادم الطلبا **فیض اللہ آزاد**

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن E-11

کراچی پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۵ : شمارہ نمبر ۴

۱۹ شوال تا ۲۵ شوال ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۲۷ جون تا ۳ جولائی ۱۹۸۶ء

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیرِ مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۶۱۱۹۷

مجلسِ مشاورت

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند — بھارت
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف — برما
- حضرت مولانا محمد یونس — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار — فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ / ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
ٹوبہ ٹیک سنگھ — حافظ خلیل احمد	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف بالی اللہ

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/سے ۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

برطانیہ میں یک روزہ عالمی توحید و سنت کانفرنس

جس میں پوری دنیا کے مسلم اسکالر شرکت کریں گے

شیفیلڈ۔ مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا یوسف صورتی، مولانا اعظم زاہد، مولانا بلال پٹیل، مولانا خورشید، مولانا ایوب صورتی، قاری تصورالحق اور مولانا لطف الرحمٰن نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مسلمانان برطانیہ (یورپ) سے جمعیۃ العلماء برطانیہ کے سالانہ کنونشن و تعمیر مرکز کے افتتاح کے موقع پر ۷ ستمبر ۸۶ء بروز اتوار جمعیت کے مرکز کے لیے خریدی گئی جگہ پر منعقد ہونے والی یک روزہ عالمی توحید و سنت کانفرنس کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت جس ٹھوس لائحہ عمل سے مسلمانان برطانیہ و یورپ کی زندگیوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لیے عرصہ سے کوشاں ہے۔ یہ کانفرنس بھی اس سلسلہ کی کڑی ہے جبکہ اس کانفرنس میں عالم اسلام کے ممتاز مبلغین، مسلم اسکالرز، شیوخ، پاکستان و بھارت کی مقتدر دینی و مذہبی شخصیات کے علاوہ ائمہ حرمین شریفین، مندوبین رابطہ عالم اسلامی، سعودی دارالافتاء، متعدد عرب امارات، یورپ، افریقہ اور امریکہ سے چیدہ چیدہ شخصیات پر مشتمل وفود بھی شرکت کریں گے جبکہ امیر جمعیۃ العلماء ہند مولانا اسعد مدنی، پاکستان سے مولانا فضل الرحمٰن اور جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ مولانا تقی عثمانی کو دعوت نامے فوری طور پر ارسال کر دیئے گئے ہیں اور امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل سے اس سلسلہ میں پہلے ہی بات طے ہو چکی ہے اور دیگر لوگوں کو بھی جلد دعوت نامے ارسال کیے جا رہے ہیں۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ یہ بات واضح کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ جس طرح قطبرٹ اور فرسودہ ازموں کو پھیلانے اور پروان چڑھانے کے لیے مالی وسائل کا بے دریغ استعمال ہو رہا ہے۔ اس کے مقابلہ پر ہماری کوششیں عشر عشیر بھی نہیں مگر حقیقی اور دائمی فتح حق ہی کی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ کانفرنس بھی مصطفوی انقلاب کے لیے سنگ میل ثابت ہوگی۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ اس مرتبہ عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کے علاوہ قائدین کے والہانہ استقبال کا پروگرام بھی ترتیب دیا جائے گا انہوں نے ملک بھر کی شاخوں سے کانفرنس کی کامیابی کے لیے بھرپور تیاری کی اپیل کی ہے

بزنجو اور اقبال حیدر اپنی پوزیشن واضح کریں

اٹک کوٹ نامہ نگار ختم نبوت / مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے مقامی رہنما شہزاد شاہ، جمیل بابر، عمران شاہ، زاہد علی، اور شہزاد علی قائم خانی نے پی۔ این۔ پی کے رہنما میر غوث بخش بزنجو اور اقبال حیدر جنرل سیکرٹری قومی محاذ آزادی کے اس بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بزنجو اور اقبال حیدر اپنی پوزیشن واضح کریں کیا یہ دونوں حضرات قادیانیت سے تعلق رکھتے ہیں؟ بزنجو نے قادیانیوں کی حمایت میں بیان دے کر اپنا مفاد حاصل کرنے کی غلط کوشش کی ہے جب کہ دوسری طرف اس بیان سے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔

لندن میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان

شیفیلڈ:۔ برطانیہ و یورپ میں باطل فتنوں کی سرکوبی کے لیے جمعیۃ العلماء برطانیہ نے اپنی تاریخی روایات کے مطابق امسال بھی ۲۹ جون ۸۶ء بروز اتوار عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بمقام مرکزی جامع مسجد ساؤتھ ہال لندن میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ عالم اسلام کی ریڑھ کی قوت پر کاری ضرب لگانے والے گروہ کی سازشوں کو طشت از بام کیا جائے۔ جمعیۃ العلماء برطانیہ کے سیکرٹری نشر و اشاعت نے کہا ہے کہ جمعیت کے اکابر جس طرح مسلمانان برطانیہ کی دینی مسائل میں قرآن و سنت کی روشنی میں راہنمائی میں کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور پھر ان کی نئی نسل کو اسلام سے روشناس رکھنے کی ہر کوشش کا منہ توڑ جواب دینے میں کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ امت مسلمہ کے سادہ لوح افراد کو اس بدترین اسلام دشمن گروہ کی گھناؤنی اسکیموں سے روشناس کراتے ہوئے ان سے کنارہ کش رہنے کی مہم کو بھی اپنا اولین فرض خیال کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ عوام تو در کنار خود بعض مسلمان حکومتیں بھی ظفر اللہ خان مرتد کی پھیلائی ہوئی سازشوں میں گرفتار ہیں۔ جس کی تازہ مثال گزشتہ سال اقوام متحدہ کے اقلیتی کمیشن میں پیش کی گئی قرارداد ہے۔ جس کی توثیق کرتے ہوئے قادیانیوں کو معصوم اور مظلوم قرار دیا گیا ہے جبکہ یہ گروہ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء کرنے کے علاوہ سکھر مسجد کے نمازی حضرات پر بموں کے ذریعہ حملہ کر کے مسلمانوں کو قتل اور کئی حضرات کو زخمی کر چکا ہے۔ یہی کچھ انہوں نے ساہیوال میں کیا۔ پاکستان میں بھی اسرائیل کے قیام کی سازش کا بھانڈہ چوراہے میں پھوٹنے کے بعد اب یہ گروہ عالم اسلام کے خطرناک دشمن اسرائیل کی گود میں بیٹھ کر اور اپنے انگریز آقاؤں کی زیر سرپرستی زر، اور زن کے علاوہ دہشت گردی جیسے اوچھے ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے ہوئے خون کی ہولی کے کھیلنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس میں تعاون کا سوال نہیں ہوگا۔ سیکرٹری نشر و اشاعت نے اعلان کیا کہ اکابرین جمعیت مولانا لطف الرحمٰن، مولانا عبدالرشید

ربانی، مفتی محمد اسلم، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا فتح محمد لیسٹر، مولانا اسلم زاہد، مولانا یوسف سورتی مولانا رضاء الحق، مولانا غلام رسول، مفتی شبیر احمد اور مولانا اقبال رنگونی اور قاری محمد طیب عباسی کے فیصلہ کے مطابق انگلستان کو قادیانی مذہب کے لیے قبرستان اور پاکستان کی طرح اس زمین کو بھی قادیانیوں کے لیے جائے موت بنانے تک اہل حق کی جنگ جاری رہے گی چنانچہ گزشتہ ہفتے دورہ لندن کے دوران ختم نبوت کانفرنس کے سلسلہ میں منعقدہ خصوصی اجلاس میں مولانا بلال پٹیل کو کنوینر مقرر کیا گیا جبکہ دیگر ارکان کا تقرر وہ خود کریں گے اس لیے مذکورہ کانفرنس کے سلسلہ میں ۱۴،۱۵،۱۶ء بیرون سے فوری رابطہ کی درخواست کی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں علمائے اہل سنت کے علاوہ کئی اسلامی ممالک کے مندوبین بھی شرکت کریں گے

ذکری اور قادیانی فرضی مظلومیت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں

مجلس تحفظ نظام خلافت راشدہ کے مرکزی صدر مولانا غلام مصطفےٰ فاروقی نے گزشتہ دنوں لسبیلہ میں منعقدہ ایک روزہ سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح بلوچستان کے عوام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے قربانیاں دی ہیں آئندہ بھی وہ قربانیاں دینے سے گریز نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ قادیانی اور ذکری دونوں اپنی فرضی مظلومیت کا ڈھونگ پوری دنیا میں رچا رہے ہیں پاکستان کے مسلمان اب ان کے عزائم سے باخبر ہو چکے ہیں مولانا فاروقی نے کہا کہ اگر کسی سیاستدان نے قادیانی گروہ کی ہمنوائی کی تو قوم انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گی۔ جلسہ سے لسبیلہ کے ممتاز مذہبی و سماجی رہنما حکیم محمد شاہ مولانا امان اللہ نوشکی، حاجی بشیر محمد بلوچ و دیگر علماء نے خطاب کیا جلسہ کے اختتام پر منظور ہونے والی قرارداد میں کہا گیا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات منظور کیے جائیں مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کرایا جائے قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں سے ہٹایا جائے کوہ مراد پر مصنوعی حج پر پابندی لگانے اور ذکریوں کو زکواۃ و عشر کمیٹیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

مولانا فاروقی نے کہا کہ علماء کرام کی جدوجہد اور سعی سے اب پورے عالم اسلام کے مسلمان قادیانی گروہ کی اشتعال انگیزی سے بے خبر ہوتے جا رہے ہیں جلسہ سے لسبیلہ کے ممتاز سماجی مذہبی رہنما حکیم محمد شاہ، مولانا امان اللہ نوشکی حاجی بشیر محمد بلوچ و دیگر علماء نے خطاب کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی گئیں اور سامعین نے ہاتھ بلند کر کے منظور کیں۔

۱۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات بلا تاخیر تسلیم کیے جائیں۔

۲۔ مولانا اسلم قریشی کو جلد بازیاب کیا جائے۔

۳۔ قادیانی گروہ کو اعلیٰ عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے۔

۴۔ کوہ مراد کے مصنوعی حج پر پابندی عائد کی جائے

۵۔ ذکریوں کو زکواۃ و عشر کمیٹی کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔

۶۔ شریعت بل کو فی الفور نافذ کیا جائے۔

۷۔ پاکستان کو سنی اسٹیٹ قرار دیا جائے۔

۸۔ لوہاری مقبرے پر ہونے والے اجتماع پر پابندی عائد کی جائے۔

لاہور کے زندہ دل لوگوں کا اجتماع

قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنیکی اپیل

لاہور (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جذبہ اسلامی سے سرشار نوجوان محمد ارشد کی رہائش گاہ پر عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں مقررین نے مرزائیت کے مذموم عزائم اور مرزا آنجہانی جہنم مکانی کی ڈرامائی بدیسی نبوت اور اس کی بدنام زمانہ تنظیم قادیانیت کے معاندانہ عزائم سے نوجوانوں کو آگاہ کیا۔ تقریباً ایک سو نفوس پر مشتمل اس ایمان افروز اجتماع کی کاروائی دو گھنٹے جاری رہی۔

حضرت مولانا محمد اسحاق مدظلہ کا دورہ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) متحدہ عرب امارات دبئی میں جمعیۃ اہل سنت والجماعت کے بانی و صدر مرشد ابراہیم محمد اسحاق نے اپنے دورہ گوجرانوالہ کے دوران جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم کبھی بھی ان لوگوں سے نہیں ہٹ سکتے جو دین اسلام کی فلاح و بہبود و مضبوطی کے لئے کوشاں رہے ہیں کیونکہ ہمارا تعلق ان اکابرین دیوبند سے ہے جنہوں نے ہر مشکل وقت میں بھی اسلام کی خاطر قربانی دینے سے گریز نہیں کیا۔ انہوں نے طلبا کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طلبا قوم کی متاع عزیز ہیں اور قوم کا مستقبل ان کی صلاحیتوں سے وابستہ ہے انکو چاہیے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں تاکہ آخرت میں سرخرو ہوں۔ اس موقع پر جمعیت طلباء اسلام کے جنرل سیکرٹری حبیب الرحمٰن نے طلبا سے اپیل کی کہ وہ دینی فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں صدارتی خطبہ میں مفتی عبدالشکور کشمیری نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ دیوبند نے تحریک آزادی اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے تحریک پاکستان کے ہر اول دستے کا کردار ادا کیا۔

صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے

حیدرآباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد رضا آزاد نے حال ہی میں ضلع تھرپارکر کے مختلف علاقوں کا دورہ کر کے وہاں بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب کے دوران سامعین کو قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں اور ان کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں میں تفرقہ بازی پیدا کر کے انہیں آپس میں لڑا رہے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ قادیانی اور بعض پرانے اسلام دشمن عناصر آئین کی ان دفعات کو منسوخ کرنے کے لئے سرگرداں تھے اور اس آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے تھے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج سے علماء حق نے آئین کی ان دفعات کی دھجیاں بکھیرنے پر قادیانیوں اور حکومت کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق کی اس تحریک سے مرعوب ہو کر خود سربراہ مملکت صدر محمد ضیاء الحق نے قادیانیوں کے بارے میں ایک سخت صدارتی آرڈیننس نافذ کیا۔ جو کہ مسلمانان پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کی ایک عمدہ کامیابی تھی۔ انہوں نے اس آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک کے بیشتر علاقوں میں اس صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تھرپارکر کے علاقے میں اس آرڈیننس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، لیکن انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے ضلع تھرپارکر کے علاقوں سنجر چانگ، ٹنڈو جان محمد، ڈگری، تالپس، نبی سر روڈ کا دورہ کیا۔ ان مقامات پر بعض متفقہ قراردادوں میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں قادیانیوں کے بارے میں صدارتی آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔

قادیانی بجٹ کی تحقیقات کی جائے ڈاکٹر عارف

مجلس تحفظ ختم نبوت شنڈو غلام علی کے جنرل سیکرٹری نور محمد خان پٹھان اور جوائنٹ سیکرٹری محمد شریف مستحلو خازن محمد ابراہیم نشریات پریس سیکرٹری محمد عارف نے مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی بجٹ کی فوراً تحقیقات کرائی جائے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے جو اتنا بھاری بجٹ پیش کیا ہے اس سے ہمارے اسلامی حکومت کے دعویداروں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اتنی کثیر رقم کس مد میں خرچ ہو رہی ہے اور استعمال ہوگی انہوں نے کہا کہ حکومت کو قادیانی کی تخریبی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی ہوگی انہوں نے کہا کہ حکومت ان کے اس تخریبی حربے کو ناکام بنانے کے لئے اپنے وسائل استعمال کرے۔ علاوہ ازیں انہوں نے مزید کہا کہ آج اس اسلام کی دعویدار حکومت علمائے کرام پر لاٹھی چارج کرائی جا رہی ہے جو انتہائی قابل مذمت ہے اور بڑی شرپر حرکت ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے انہوں نے کہا کہ ایسے گندے اور گھرے حربے استعمال کرنے سے ختم نبوت کے شیدائیوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے جس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی آخر میں انہوں نے پرزور مطالبہ کیا کہ اسلام آباد ریزیڈنٹ پولیس کے اے ایس آئی جعفرا حمد قادیانی کو فوراً معطل کیا جائے اور مرتد کی شرعی سزا بلا کسی تاخیری حربے کے نافذ کی جائے

ختم نبوت کانفرنس

دار العلوم معارف القرآن مانسہرہ کے زیر اہتمام، عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہر سال منعقد ہوتی ہے اس لئے اس مرتبہ بھی حسب سابق ۲۷ اپریل بروز ہفتہ حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی و زیر صدارت منعقد ہوئی اجلاس میں حفظ و تجوید و کتب سے فارغ طلباء کرام کو اسناد بھی حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے عطا فرمائیں۔ اس عظیم الشان کانفرنس سے حکیم مولانا قاضی شمس الدین حسن ابدال مبلغ اسلام، حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مولانا دوست محمد صاحب منگلوری اور خود حضرت مولانا قاضی محمد عبد اللہ خالد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد و مہتمم مدرسہ ہذا نے خطاب فرمایا اس کی ابتداء خداوند کریم کے پاک و مطہر نام سے ہوئی اس کے بعد ارشد صاحب نے مقررین کا مختصر سا تعارف پیش کیا اور اجتماع کا مقصد اور غرض و غایت گوش گزار خدمت کی۔ جناب طاہر رزاق نے ایک مدلل تقریر میں اس انگریزی نبی اور اس کی امت کے عقائد بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ دور تھا جب فرنگی برصغیر پر اپنے قدم مضبوط کرنے کے لئے مختلف جائز و ناجائز حربے استعمال کر رہا تھا اور چند روز کی مل بھگت سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ مگر اب ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔

امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت مولانا غلام ربانی صاحب جوہرآباد کا ناظم آباد نمبر ۱ کی جامع مسجد میں درس قرآن

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے صدر مولانا غلام ربانی صاحب آف جوہرآباد چند روز کے لئے کراچی تشریف لائے انہوں نے ناظم آباد میں قیام کیا اور ناظم آباد کی جامع مسجد میں انہوں نے مختلف موضوعات پر درس قرآن دیئے خاص طور پر انہوں نے عوام کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور احادیث قرآن و سنت سے اثبات اور مدعیان نبوت کے خلاف راشدہ اور اس کے بعد سلوک، حیات عیسیٰ و نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن و سنت کی روشنی میں نیز اس سلسلہ میں مرزائی اعتراضات کا جواب مرزائیت کا پس منظر مرزائے قادیانی کی اصل حقیقت وغیرہ کے موضوعات پر روشنی ڈالی انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ مرزائیت کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ قائم کریں اور ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کریں۔ عوام مولانا کے درسوں میں انتہائی جوش و خروش سے شریک ہوئے خطیب جامع مسجد ناظم آباد نمبر ۱ مولانا عبد الرزاق ... نے ان درسوں کے اہتمام میں خصوصی دلچسپی لی۔

دیا جائے تو پھر کوئی ایسی طاقت نہیں جو برصغیر پر انگریزوں کے خلاف برسرپیکار ہو سکے اور انگریزوں کے عزائم کو خاک میں ملا سکے چنانچہ اس ریجنٹ پرسنلٹی سے ہدایات آئیں کہ مسلمانوں میں سے کسی کمزور ایمان مگر مکار شخص کا انتخاب کیا جائے جو ان کے دلوں سے جذبہ جہاد اور نعوذ باللہ عشق رسول نوچ پھینکے اس ذلیل و قبیح کام کے لیے چار آدمیوں کا انٹرویو لیا گیا تین آدمی ناکام ہوئے اور ڈی سی سیالکوٹ آفس کا نالائق کلرک غلام احمد اس انٹرویو میں کامیاب ہوا جس نے بعد میں مصلح ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور مختلف پینترے بدلنے کے بعد مجدد ہونے کا اعلان کر دیا اور فتویٰ دیا کہ خداوند کریم نے میرے ذریعے سے مسلمانوں پر جہاد حرام قرار دیا ہے اب تلوار اٹھانے اور خون بہانے کی کی ضرورت نہیں ہے پھر اس کے بعد ظلی نبی ہونے کی اصطلاح ایجاد کی اور مختلف دعوے کرتا ہوا آخر کار یہ جرأت مارچ ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا اور یوں تخت رسالت پر ڈاکہ زنی کا مرتکب ہوا اس منحوس کے پیروکار جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ کی جگہ (نعوذ باللہ) تصور میں اس نابکار مرزا غلام احمد آف قادیان کو مدنظر رکھتے ہیں مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کے بعد قرآن پاک کے مقابل اپنی کتاب "حقیقت الوحی" پیش کی اپنی بیویوں کو امہات المومنین کہا اپنے گھر والوں کو اہل بیت اور ماننے والے حواریوں کو صحابہ کا نام دیا اور تین سو تیرہ بدری صحابہ کے مقابلے میں اپنے تین سو تیرہ حواریوں کے نام لکھے۔ مرزا کہتا ہے کہ حضورؐ کے تین سو معجزات ہیں اور میرے تین ہزار ہیں غرض جو منہ میں آتا تھا بکتا ہی چلا جاتا تھا۔

برادران اسلام ذرا سوچیں فکر کریں اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں ورنہ یہ مکار صفت کالی بھیڑیں تمہاری جڑیں کھوکھلا کر ڈالیں گی جب جذبہ ایمانی اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہم ان منافقین کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ اور ہم محمد عربی کی ختم نبوت کے لیے ہمیشہ اپنی جان مال اولاد اور یہاں تک کہ ماں باپ قربان کرنے کے لیے تیار رہیں،

کیونکہ فرما گئے ہیں یہ ہادی

أنا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اس اجلاس کے خصوصی مقرر واعظ بے بدل خطیب ختم نبوت شیر پنجاب مولانا خدا بخش صاحب خطیب صدیق آباد ربوہ نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ اور اعلان کیا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ آپ نے کہا ربوہ کے در و دیوار سے قرآنی آیات و کلمہ طیبہ کو صاف کیا جائے۔ یہ اجلاس حضرت اقدس کی زیر صدارت ایک بجے تک رہا اجلاس کے اندر چند اہم قراردادیں حضرت مولانا محمد ظفر اقبال قریشی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ونڈر بھلوال نے پیش فرمائیں۔ جو کہ نعروں کی گونج اور عزم و عمل کے بھرپور ولولے کے ساتھ منظور کی گئیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک کے اندر اسلامی نظریاتی کونسل تجویز کردہ شرعی سزا مرتدین کو جلد از جلد نافذ کیا جائے تاکہ ارتداد کا دروازہ بند ہو سکے معاہدہ فروری کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے مولانا اسلم قریشی کا معاملہ اب انتہائی سنگین ہو چکا ہے اس لیے اب اس کو مزید نہ لٹکایا جائے اور تمام تفصیل قوم کے سامنے رکھی جائے مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے قریشی کیس میں شامل تفتیش کیا جائے ملک کے اندر شریعت بل کو جلد منظور کر کے عملاً شریعت محمدی کو نافذ کیا جائے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سید منظور احمد شاہ ہاشمی نمائندہ ختم نبوت نے ادا کیے۔

اقوام متحدہ کی قادیانیوں کی حمایت میں قرارداد کی مذمت

مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنما قاری شبیر احمد عثمانی نے اقوام متحدہ میں قادیانیوں کے بارے میں یک طرفہ قرارداد کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کا موقف جھوٹ کا پلندہ ہے اقوام متحدہ نے مداخلت فی الدین کر کے کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کیے ہیں قاری شبیر احمد عثمانی نے اقوام متحدہ کی قرارداد کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے اور کہا کہ اسلام نے جو حقوق غیر مسلموں کو دیئے ہیں وہ دنیا کا کوئی ادارہ نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دراصل قادیانی اپنی جارحیت پر اور ظلم و تشدد پر پردہ ڈالنے کے لیے پاکستان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں قاری صاحب نے کہا کہ قادیانی پاکستان میں ایک دہشت گرد تنظیم ہے جو امت مسلمہ کی دشمن ہے۔ قادیانیوں نے کئی بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا۔ مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا عرصہ تین سال گزر چکے ہیں لیکن تا حال ان کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

قاری شبیر احمد عثمانی نے اس موقعہ پر مسلم ممالک کی خاموشی، بالخصوص پاکستانی سفارت کاروں اور نمائندوں کی بے حسی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے حق میں اقوام متحدہ میں پیش کی گئی قرارداد پر حکومتی سطح پر شدید احتجاج کیا جائے۔

قادیانی اپنے لیے خود کانٹے بچھا رہے ہیں

انگلینڈ کے علماء کا بیان

شیفیلڈ۔ مولانا لطف الرحمن، مولانا عبدالرشید مولانا فتح محمد لہر، مولانا عبیدالرحمن مفتی محمد اسلم قاری تصور الحق۔ مولانا قاری طیب عباسی، ۔ مولانا یوسف سورتی اور مولانا اسلم زاہد نے۔ مشترکہ بیان میں پرٹیفرڈ میں قادیانیوں کیطرف سے ہفتہ اسلام منانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا یہ لوگ اپنے لیے خود کانٹے بچھا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کفر و ارتداد کے پیکر سادہ لوح مسلمانوں اور دیگر قوموں کے سامنے مکر و فریب سے کفر کو اسلام ثابت کر کے حقیقی اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم حرکتوں کے مرتکب ہو رہے ہیں جبکہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام کے روز اول سے آج تک ساری اسلام دشمن قوتیں بھی اپنے مقاصد میں کامیابیاں حاصل نہیں کر سکیں۔

صدائے ختم نبوت

کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کیخلاف سازش ۔ سازشی گروہ کونسا ہے ؟

معاصر عزیز روزنامہ جنگ کراچی نے ۲۴ مئی ۱۹۸۶ء کو کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کے بارے میں ایک مبینہ سازش پر اداریہ سپرد قلم کیا ہے جس کے یہ حصے خاص طور غور طلب ہیں:۔

(۱) ــــــ امت مسلمہ کو سب سے زیادہ ہزیمت اس وقت اٹھانا پڑی جب امت کی صفوں میں ضمیر فروشوں، قوم فروشوں اور ملت فروشوں کو گھسنے کا موقع مل گیا۔ سقوط بغداد سے لے کر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ہزیمت اور آخر سقوط ڈھاکہ تک ہزیمت میں قوم فروشوں کا کردار بڑا نمایاں نظر آتا ہے۔

(۲) ــــــ اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی رازوں سے آگاہ کرنے کی سازش میں مبینہ طور پر ملوث پاک فضائیہ کے ایک زیر تربیت ہوا باز کی خبر کے بعد قدرتی طور پر ذہن اس طرف لوٹتا ہے کہ پاکستان میں وہ کون سا طبقہ ہے جو اسرائیل کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے

(۳) ــــــ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس طبقے کا کردار بھی بڑا واضح رہا ہے۔

جب ہم دلائل و براہین کی روشنی میں اداریے کے ان حصوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کا ضمیر فروشانہ، ملت فروشانہ، قوم فروشانہ کردار نمایاں نظر آتا ہے

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خاندان نے جو کردار ادا کیا اور اس کے بعد مرزا قادیانی نے تا زندگی انگریز کی جس انداز میں تعریف کی اور انگریز کے خلاف جہاد کی حرمت کا فتویٰ صادر کیا۔ ذیل کے حقائق سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

”میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ (انگریز حکومت) کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ..... پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔“

(کتاب البریہ اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء وص ۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی انگریز حکومت کی تائید و حمایت، ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتا ہے:۔

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے

بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ سب اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب صہ ۱۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

ایک مقام پر مرزا قادیانی اپنے مذہب کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتا ہے۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سائے میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے...... سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں"

(گورنمنٹ کی توجہ کے لائق صہ ۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے حرمت جہاد کا فتویٰ یوں صادر کیا ہے

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال ... دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

مرزا قادیانی نے تو یہ فتویٰ دیا کہ جہاد حرام ہے لیکن اس کا لڑکا مرزا محمود اپنی ذریت کو انگریزی فوج میں بھرتی ہونے کی تلقین کرتا رہا چنانچہ مرزا محمود اپنے ایک خطبہ میں کہتا ہے:۔

"عراق کے فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے"

(خطبہ مرزا محمود الفضل قادیان شمارہ نمبر ۱۷ جلد ۱۱ ، ۳۱ اگست ۱۹۲۳)

الغرض ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہو، جنگ قسطنطنیہ ہو، جنگ عراق ہو، جنگ شام و فلسطین ہو یا ترکی۔ ان سلطنتوں کے زوال میں قادیانی برابر کے شریک تھے حتیٰ کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کی خوشی میں قادیان میں باقاعدہ جشن منایا اور چراغاں کر کے خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا۔ (دیکھیے اخبار الفضل قادیان ۳ دسمبر ۱۹۱۸ء)

اس سے اگلے شمارے میں اس خوشی پر الفضل یوں اظہار خیال کرتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلے میں ان علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو، عرب، عراق ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں"

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸)

یہ تحریریں خود بول رہی ہیں کہ مسلمانوں کے ہرگز ہرگز خیر خواہ نہیں ہیں۔ جب بھی اور جیسے بھی انہیں موقع ملے گا یہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

جہاں تک اخبار مذکور کی اس بات کا تعلق ہے کہ "اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی رازوں سے آگاہ کرنے کی سازش میں مبینہ طور پر ملوث پاک فضائیہ کے ایک زیر تربیت ہوا باز کی خبر کے بعد قدرتی طور پر ذہن اس طرف لوٹتا ہے کہ پاکستان میں وہ کون سا طبقہ ہے جو اسرائیل کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے ــــــ اور یہ کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس طبقہ کا کردار بھی بڑا واضح رہا ہے" تو ہم ہفت روزہ ختم نبوت میں متعدد مرتبہ ان خیالات کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کے نہ صرف اسرائیل سے تعلقات ہیں بلکہ بھارت جس نے پاکستان پر تین مرتبہ بلا جواز حملہ کیا مستحکم روابط ہیں۔ یہ دونوں ملک وہ ہیں جنہیں پاکستان کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ قادیانیوں کی پاکستان دشمنی

باقی صفحہ ۲۶ پر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

قرآن پاک میں اپنی احتیاج کے باوجود خرچ کرنے کی ترغیب بھی آئی ہے۔ لیکن یہ انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اس کو بشاشت سے برداشت کر سکتے ہوں۔ ان کے دلوں میں واقعی طور پر آخرت کی اہمیت دنیا پر غالب آگئی ہو

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ
قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ
اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ
یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْہِ
تُرْجَعُوْنَ (سورہ بقرہ ع ۳۲)

کون ہے ایسا شخص جو اللہ جل شانہ کو قرض دے اچھی طرح قرض دینا، پھر اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت زیادہ کر دے اور خرچ کرنے سے تنگی کا خوف نہ کرو) کہ اللہ جل شانہ ہی تنگی اور فراخی کرتے ہیں (اور اسی کے قبضہ میں ہے) اور اسی کی طرف لوٹنے کے (بعد) لوٹائے جاؤ گے۔

فائدہ:- اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کو قرض سے اس لئے تعبیر کیا گیا کہ جیسے قرض کی ادائیگی اور واپسی ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا اجر و ثواب اور بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس لئے اس کو قرض سے تعبیر کیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قرض دینے سے اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا مراد ہے، حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضرت ابو الدحداحؓ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہ ہم سے قرض مانگتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک، وہ عرض کرنے لگے اپنا دست مبارک مجھے پکڑا دیجئے (تاکہ میں آپ کے دست مبارک پر ایک عہد کروں) حضورؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ انہوں نے معاہدے کے طور پر حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا کہ یا رسولؐ میں نے اپنا باغ اپنے اللہ کو قرض دے دیا۔ ان کے باغ میں چھ سو درخت کھجوروں کے تھے اور اسی باغ میں ان کے بیوی بچے رہتے تھے۔ یہاں سے اٹھ کر پھر اپنے باغ میں گئے اور اپنی بیوی ام دحداحؓ سے آواز دے کر کہا کہ چلو اس باغ سے نکل چلو، یہ باغ میں نے اپنے رب کو دے دیا۔ دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے اس باغ کو چند یتیموں پر تقسیم کر دیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ الآیۃ جو ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملے گا، تو حضورؐ نے دعا کی کہ یا اللہ میری امت کو ثواب اس سے بھی زیادہ کر دے اس کے بعد یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ نازل ہوئی۔ حضورؐ نے پھر دعا کی۔ یا اللہ میری امت کا ثواب اور بھی زیادہ کر دے پھر مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ الآیۃ جو نمبر ۹ پر آ رہی ہے نازل ہوئی۔ حضورؐ نے پھر دعا کی یا اللہ میری امت کا ثواب بڑھا دے۔ اس پر اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (زمر ع ۲) نازل ہوئی کہ صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ بے اندازہ اور بے شمار ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کون ہے جو آج قرض دے اور کل کو پورا بدلہ لے لے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ اے آدمی اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھا دے نہ اس میں آگ لگنے کا اندیشہ ہے نہ غرق ہو جانے کا نہ چوری کا۔ میں ایسے وقت میں وہ تجھ کو پورا کا پورا واپس کر دوں گا۔ جس وقت تجھے اس کی انتہائی ضرورت ہوگی۔ (در منثور)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ
یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا
شَفَاعَةٌ (بقرہ ۔ ع ۳۴)

اے ایمان والو خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہو سکتی ہے نہ دوستی ہوگی نہ کسی کی (اللہ کی اجازت بغیر) سفارش ہوگی۔

فائدہ:- یعنی اس دن نہ تو خرید و فروخت ہے کہ کوئی اس دن دوسروں کی نیکیاں خرید لے، نہ دوستی ہے کہ تعلقات میں کوئی دوسرے سے نیکیاں مانگ لے، نہ بغیر اجازت کے سفارش کا کسی کو حق ہے کہ اپنی طرف سے منت سماجت کر کے سفارش ہی کرا لے، غرض جتنے اسباب دوسرے سے اعانت حاصل کرنے کے ہوا کرتے ہیں وہ سب ہی اس دن مفقود ہوں گے۔ اس دن کے واسطے کچھ کرنا ہے تو آج کا دن ہے، جو بونا ہے بو لیا جائے۔ اس دن تو کھیتی کے کاٹنے ہی کا دن ہے۔ جو بویا گیا ہے وہ کاٹ لیا جائے گا۔ غلہ بویا یا پھول کانٹے بویا یا پیندھن، ہر شخص خود ہی غور کرے کہ وہ کیا بو رہا ہے۔

مال جمع کرنا آسان ہے لیکن اس کی نگہداشت اور اس کو بہر مند ہونا دشوار ہے۔

کونسا امر قبیح ہے کہنا اور نہ کرنا۔ کونسا امر جمیل ہے کم کہنا اور زیادہ کرنا۔

عاقبت اندیشی کو طلب مال پر مقدم رکھو۔

زیر دستوں پر اس قدر کم جفا کر کہ اگر روزگار انہیں تجھ سے زبردست بنا دے تو ان کے انتقام کی تاب لا سکے

(اقوال خلیفہ مامون الرشید)
(مرسلہ سمیع اللہ سواتی)

امتِ محمدیہ ﷺ کے آخری زمانے والے لوگوں کی فضیلت

مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی مدظلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلا شبہ تم صحابہ کرام ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جو کوئی اس کا دسواں حصہ چھوڑ دے گا جس کا اسے حکم ہوا ہے تو ہلاک ہو جائے گا (یعنی آخرت میں اس کی گرفت ہوگی) پھر ایسا زمانہ آنے لگا کہ ان میں سے جو کوئی اس کے دسویں حصہ پر عمل کرے گا جس کا اسے حکم ہوا ہے تو نجات پا جائے گا (ترمذی)

صاحب مرقات لکھتے ہیں کہ اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی فریضۂ تبلیغ مراد ہے یعنی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اگر فریضۂ تبلیغ کو کما حقہ ادا نہ کرتے اور جس قدر ان پر فرض تھا اور اس کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیتے تو ان کی گرفت ہو جاتی کیونکہ اس زمانے میں دین غالب تھا دین کی بات جلدی سے مان لی جاتی تھی لہٰذا اس وقت اس فریضہ میں کوتاہی کرنا قابل گرفت تھا اس کے بعد رفتہ رفتہ اسلام کے احکام چھوٹتے گئے اور حق پر عمل کرنے والے کم رہ گئے بلکہ اب تو اہل حق کا مذاق اڑانے والے اور حق سے منہ موڑ کر احکام خداوندی کا استخفاف کرنے والے بکثرت ہو گئے ہیں اور کلمہ حق کہنے کی فضا نہیں رہی بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو فضا موافق نہ ہونے کے باوجود احکام شریعت کے بارے میں روک ٹوک سے کام لیتے ہیں اور دین پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی (فضا کی ناموافقت) کی وجہ سے فریضۂ تبلیغ کا دسواں حصہ ادا کر دینے پر نجات کا وعدہ فرمایا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے سب سے زیادہ (طبعی) محبت کرنے والے وہ لوگ بھی ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش مجھے اپنے بال بچوں اور مال کو قربان کر کے دیکھ لیتے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبرستان تشریف لے گئے تو یہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

تم پر سلام ہو اے ایمان والے لوگو اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

فرما کر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی اس دنیا میں نہیں آئے (مسلم)

تم میرے صحابی ہو یعنی میرے مومن بھائی ہوتے ہوئے بھی صحابی ہو اور چونکہ تم میرے زمانہ میں ہی ہو اس لئے تمہارا مومن ہونا اور اسلام پر عمل کرنا کچھ عجیب نہیں اس لئے مجھے ان بھائیوں کے دیکھنے کی تمنا ہے جو مجھے دیکھے بغیر ایمان لائیں گے جیسا کہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے دریافت کیا کہ تمہارے نزدیک کون سی مخلوق کا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا فرشتوں کا ایمان، آپ نے فرمایا کہ ان کا ایمان کیا عجیب ہے بھلا وہ کیسے ایمان والے نہ ہوں حالانکہ وہ اپنے رب کے پاس ہی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تو پھر نبیوں کا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے آپ نے ارشاد فرمایا (ان کا ایمان کیا عجیب ہے) بھلا وہ کیونکر ایمان والے نہ ہوں حالانکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا تو پھر ہمارا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بھلا تم کیسے ایمان والے نہ ہوتے۔ حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں پھر آپ نے خود ہی بتایا کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ عجیب ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد آئیں گے (اور مجھے دیکھے بغیر ایمان لے آئیں گے) وہ صحیفے دیکھیں گے جن میں کتاب (قرآن شریف) لکھی ہوگا اس میں جو کچھ ہوگا اس پر ایمان لے آویں گے (بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے ایک بار اور خوشخبری ہے اور اس کے لئے سات بار خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا نہیں اور مجھ پر ایمان لایا (احمد)

فائدہ ان حدیثوں سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بعد میں آنے والوں کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ بعد میں ایمان لانے والوں کی جو فضیلتیں ارشاد فرمائی ہیں وہ جزئی فضیلتیں ہیں جو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی ان فضیلتوں کے سامنے ہیچ ہیں جو دوسری حدیثوں میں وارد ہوئی ہیں ہاں ہم کو اپنی خوش نصیبی پر ناز کرنا چاہیئے اور خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہم کو فضیلتوں والا بنایا۔

فللّٰہ الحمد علیٰ ذٰلک

علمائے حق کے روشن کارنامے

امام علی دانش قاسمی لکھیم پورہ کھیری۔ انڈیا

برصغیر میں اسلام کی ترقی علمائے حق اور صوفیائے کرام کی مساعی جمیلہ ہے اور انہی کی جد وجہد سے گلشن پھلتا پھولتا رہا جب کبھی دین کے چمن کو پامال کرنے کی کوئی کوشش ہوئی تو یہ لوگ سینہ سپر ہو کر سامنے آئے اور اندرونی و بیرونی فتنوں کو دبا کر گلشن اسلام کی تازگی کو قائم رکھا وہ ہیں علوم شریعت و طریقت کے جامع علماء ربانی ہیں۔ جن کی کوششوں سے دین کی رونق آج بھی قائم ہے۔

جب اکبر بادشاہ نے ایک نیا مذہب جاری کیا جس کا نام دین الٰہی رکھا اور سیاست کے نشے کی سرپرستی بھی شروع کر دی تو بعض دنیا پرست مولویوں اور پیروں نے اکبر کا ساتھ دینا شروع کیا ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا شیخ احمد سرہندی نقشبندی کو تجدید و احیائے دین کی خدمت کے لئے کھڑا کر دیا یہی وہ الف ثانی کے مجدد ہیں جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سبب بنے اور قید وبند کی تکلیفیں برداشت کر لیں مگر اسلام میں ادنیٰ تحریف و ترمیم بھی گوارا نہیں فرمائی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ جو جد وجہد کی تھی اس سے مغلیہ سلطنت کے مسند نشینوں کا دین حق سے تعلق ختم ہونے سے بچ گیا اور مسلمانوں میں جو فتنہ عظیم اسلام کی تباہی کے لئے پیدا ہو چلا تھا اس کا خاتمہ ہو گیا۔

عادل بادشاہ اورنگ زیبؒ کے بعد ان کے جانشینوں کی نااہلی سے جب ملک میں اضطراب اور بے چینی کا دور دورہ ہوا اور سیاسی بدانتظامی نے اقتصادی ابتری کو پیدا کر دیا اسی انتشار کے زمانہ میں دین حق کے خلاف داخلی وخارجی فتنوں نے پھر سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو کھڑا کر دیا انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اس وقت کی سرکاری زبان فارسی میں کر کے مجددانہ کارنامہ پیش کیا اور اپنی تصنیفات میں زندگی کے مختلف شعبوں میں ظاہر ہونے والی بے اعتدالیوں کی نشاندہی فرما کر اصلاحی لائحہ عمل پیش فرمایا اور ''فک کل نظام'' لا اسلامی یعنی تمام باطل نظاموں کی بیخ کنی کر کے اسلام کو غالب کرنے کی دعوت پیش فرمائی۔

بڑے شاہ صاحب کے جانشین صاحبزادے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی رہنمائی میں دینی جد وجہد کے ولی اللٰہی پروگرام کو منظم طور پر پیش کئے جانے کا انتظام قدرت کی طرف سے ہو گیا آپ نے ہندوستان کے دار الحرب ہونے کا صاف صاف فتویٰ جاری فرمایا اور عیسائی انگریزوں کی دھاندلیوں اور مکر وفریب کا خاص طور پر اپنے فتویٰ میں ذکر فرمایا ان کے دادا کے قائم کئے ہوئے مدرسہ رحیمیہ کے علمی فرزند ملک کے گوشہ گوشہ میں موجود تھے ولی اللٰہی خاندان کے سربراہ کا فتویٰ ملک کے چپہ چپہ میں تیزی سے پھیل گیا فتویٰ جاری کرنے کے ساتھ ہی مجاہدین کی تیاری کے لئے بھرپور کوشش جاری کر دی اس کام کی سربراہی کے لئے حضرت سید احمد شہید رائے بریلویؒ کو امیر بنایا گیا اور اپنے مخصوص شاگردوں اور عزیزوں حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی اور مولانا عبدالحی بڈھانوی وغیرہ کو ان سے متعلق کر دیا ان حضرات نے اسلام کے پرچم کو اپنی آخری سانسوں تک بلند رکھا دوسری طرف شاہ صاحب نے تفسیر عزیزی تحفہ اثنا عشریہ جیسی کتابیں لکھ کر اور حدیث نبوی کا سلسلہ درس دیکر عقائد و اعمال کی اصلاح کا سامان مہیا کیا اور داخلی و خارجی ہر قسم کے فتنوں سے اسلام و اہل اسلام کی حفاظت کرنے والے علماء راسخہ تیار کئے۔

حضرت سید صاحبؒ اور آپ کے رفقاء نے ملک کے مختلف حصوں کا دورہ فرمایا اور دین کے لئے جانی و مالی قربانیاں دینے والے مجاہدین تیار کئے ان حضرات کے بارے میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن انگریز مورخین نے یہ مشہور کر دیا کہ سفر حج میں سید صاحب کی ملاقات مکہ مکرمہ میں محمد ابن عبدالوہاب کی جماعت والوں سے ہوئی جہاں سے وہ نجدی وہابی تحریک لے کر آئے حالانکہ یہ انگریز مورخ خود یہ حقیقت تسلیم کرتے ہیں کہ سید صاحب کے عرب جانے سے پہلے ہی ان کی تحریک جہاد زور وشور سے شروع ہو چکی تھی اور اس تحریک سے مسلمانوں کی زندگیوں میں دینی انقلاب آ رہا تھا اعتقادات و اعمال کی اصلاح کے لئے اور دین پر سب کچھ قربان کر دینے کے جذبہ جہاد کو ابھارنے کی کوئی تحریک ہندوستان میں سید صاحبؒ کی تحریک کے مقابلے پر پیش نہیں کی جا سکتی تعجب ہے کہ جبکہ یہ تاریخی حقیقت بلکہ نص کی طرح ہر مورخ و مبصر کو نظر آ رہی ہے ایک گروہ جو انگریزوں کا نمک خوار رہ چکا ہے بجز ان سے متاثر ہونے کا افسانہ آج بھی دہرا رہا ہے بہرحال سید صاحب کو جہاد میں مسلسل کامیابیاں حاصل ہوتی رہیں سرحد میں وہ خود مقابلہ پر تھے دوسری طرف بنگال میں حاجی شریعت اللہ وغیرہ سرگرم عمل تھے لیکن خدا کو ایسا ہی منظور تھا کہ کچھ بدبخت غدار آڑے آگئے اور بالاکوٹ کے میدان میں ۱۸۳۱ء کے دوران آپ اور آپ کے رفقاء مولانا اسماعیل وغیرہ شہید کر دیئے گئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اگرچہ عارضی طور پر اس تحریک کو نقصان پہنچا مگر مسٹر ہنٹر انگریز مورخ کے بقول یہ تحریک رہنماؤں کی موت پر منتشر نہیں رہ گئی تھی جہاد کا ایمانی جذبہ جو سید صاحب نے مجاہدین میں پیدا کر دیا تھا وہ برابر دلوں میں موجزن رہا سید صاحبؒ کے بعد انکا پیغام پیش کرنے والے دین کا پرچم اٹھائے برابر آگے بڑھتے رہے۔

مجاہدین نے سرحد میں مقام ستھانہ پر کیمپ قائم کر لیا اور انگریزوں کے خلاف مسلسل جہاد جاری رکھا دشمن انگریز از خفیہ رپورٹ میں لکھا گیا تھا۔

وہ بستی ۱۸۲۳ء میں وہابی لیڈر سید احمد شاہ

رائے بہر طور انہوں نے قائم کی تھی اس وقت سے اس کے اراکین کا رویہ خصومت و جنگ ہے۔

سیاسی مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنے کے باوجود تا ہنوز قائم ہے"

(بحوالہ تحریک شیخ الہند صفحہ ۱۹۵)

سید صاحب کا زبردست مخالف ڈاکٹر ہنٹر لکھتا ہے

"ہم ان بے غیرتیوں، غلطیوں، اور قتل و غارتگری کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا جو ۱۸۵۰ء میں سرحدی جنگ کا باعث ہوئے اس دوران مذہبی دیوانوں نے سرحدی قبائل کو انگریزی حکومت کے خلاف متواتر اکسائے رکھا ایک ہی بات سے حالات کا بڑی حد تک اندازہ ہو جائے گا یعنی ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۳ء تک ہم علیحدہ علیحدہ سولہ جنگی مہمیں بھیجنے پر مجبور ہوئے جس سے باقاعدہ فوج کی تعداد بیس ہزار ہو گئی تھی اور ۱۸۵۷ء سے ۱۸۶۳ء تک ان فوجی مہموں کی گنتی بیس تک پہنچ گئی تھی بے قاعدہ فوج اور پولیس اس کے علاوہ تھی بہر حال جب ہم نے اس ملک گھاٹی کو چھوڑا تو اس کے چپہ چپہ پر برطانوی سپاہیوں کی قبریں موجود تھیں"

(بحوالہ تحریک شیخ الہند صفحہ ۵۸)

مولانا اسماعیل شہید دہلوی کے دست خاص کا لکھا ہوا مخطوطہ ریاست ٹونک کے محافظ خانہ میں محفوظ تھا اس کی نقلیں ملک میں بھیجی جاتی تھیں انگریزوں نے خبر پاتے ہی وہ فوراً ضبط کر لیا تھا۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا جذبہ پیدا کرنے اور اس کی سرپرستی کا کارنامہ بھی اسی ولی اللّٰہی تحریک سے منسلک بزرگوں نے انجام دیا اس وقت ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انگریز راج ختم ہو کر رہ جائے گا شاملی کے میدان میں سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا محمد قاسم نانوتوی حافظ ضامن شہید وغیرہ بزرگوں نے جہاد کیا اور ایک حصہ اپنے قبضہ میں لے کر اسلامی حکومت کی بنیاد بھی رکھ دی تھی لیکن اندرونی غداروں اور ضمیر فروشوں کی وجہ سے آخری نتیجہ انگریزوں کے حق میں نکلا جنہوں نے اس جنگ آزادی کو غدر کے نام سے مشہور کر دیا۔

آزادی کی اس تحریک کی ناکامی کے بعد انگریز نے ظلم و جبر کے تمام روایتی طریقے اپنائے ہندوستانی آزادی پسندوں کو بے پناہ قتل کرنے کے ساتھ مساجد و مدارس کو برباد کرنے کی پوری کوشش کر ڈالی سب سے زیادہ انتقام مسلمانوں اور خاص طور پر علماء حق سے لیا گیا اور ملت اسلامیہ کے آثار و نشان مٹانے کی تمام ممکنہ تدبیریں اختیار کیں ایسے نازک حالات میں یہی دلِ قلیل شیر علماء حق آگے بڑھے دیوبند کے مقام پر مدرسہ قائم کر کے اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو بربادی سے بچانے کا ظاہری انتظام کیا (حقیقی محافظ تو اللہ تعالیٰ ہے) ایک طرف انگلستان میں ہندوستان کے لئے یہ اعلان ہوا وزیر اعظم برطانیہ لارڈ پامرسٹن نے جسے ظاہر کیا کہ۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب اپنے مقصد میں متحد ہیں یہ ہمارا فرض ہی نہیں ہمارا مفاد بھی اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلا دیں۔ اور پھر عیسائیوں پادریوں کا سیلاب چاروں طرف سے امنڈ پڑا، انگریزوں نے اسلام کو تباہ کرنے کی عملی کوشش تیز تر کر دی اور یہ پروگرام بنایا کہ مسلمانوں اور دوسرے مذہب والوں کو اگر عیسائی نہ بنایا جا سکے تو کم از کم انہیں اپنے دین سے بدگمان کر دیا جائے اسی دوران مرزائی آریہ سماجی منکرین حدیث دشمنانِ صحابہ اور دیگر اہل بدعت گروہ انگریز کے زیر سایہ متاعِ ایمان و اسلام کو لوٹنے کے لئے آگے بڑھے علماء حق ملک کو دارالحرب قرار دے کر مسلسل جہاد اور اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت میں مشغول تھے اور انگریز کے نمک خوار اعلان کر رہے تھے "ہندوستان بفضلِ تعالیٰ دارالاسلام ہے۔

(احکام شریعت صفحہ ۸۷)

"سرکار انگریزی کے احسانات اور عنایات کرم ہم پر ہیں ہم کبھی بھولنے والے نہیں اس کے دم سے ہماری جانیں اور ہماری عزت اور ہماری دولت محفوظ ہے۔

(انجام الحمرزا قادیانی ص ۲۸۳-۲۸۲)

مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا اور جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کر کے علماء حق کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کر ڈالی یہ دیوبند کا مدرسہ ہے جہاں کے فرزندوں نے ان تمام فتنوں کے سامنے بند باندھا علوم کتاب و سنت کی اشاعت فرمائی داخلی فتنوں کا بھی پامردی سے مقابلہ علمی و لسانی جہاد بھی کیا ہر ایک کو ان کے سامنے منہ کی کھانی پڑی اور اس دور میں اسلام کے سب سے بڑے دشمن انگریز کا مقابلہ بھی برابر جاری رکھا خفیہ برطانوی رپورٹ میں یہ اعتراف موجود ہے۔

"دیوبند کا مدرسہ مولانا محمد قاسم نے قائم کیا تھا، وہ مشہور عالم دین ہے، تاہم غدر کے بعد برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے میں مولوی حاجی امداد اللہ کا شریک ہو گیا تھا ان دونوں مولویوں کو چھپ جانا پڑا تھا۔

(بحوالہ تحریک شیخ الہند صفحہ ۱۹۱)

پادریوں کے خلاف مولانا رحمت اللہ کیرانوی مولانا محمد علی مونگیری وغیرہ کی خدمات سنہرے حروف سے لکھے جانے کے لائق ہیں، قادیانیت کے خلاف مولانا گنگوہی کا فتویٰ علامہ انور شاہ کشمیری اور ان کے شاگردوں کا قولی و عملی جہاد مجلس احرار الاسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد جو کہ دیوبند کے روشن کارناموں کا اہم حصہ ہے حدیث و معجزات کے منکروں اور صحابہ کرام کی عظمت سے کھیلنے والوں اور شرک و بدعت کی مسلمانوں میں تشہیر کرنے والوں کے فتنوں کا مقابلہ فرزندانِ دیوبند کی سنہری تاریخ کا روشن باب ہے۔

یک چراغے است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

سید صاحب کی تحریک جہاد کو حضرت شیخ الہند نے نئے سرے سے منظم کیا اور ریشمی رومال کے نام سے مشہور کی جانے والی مشہور اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے نادر تحریک شروع فرمائی انگریزی کی خفیہ رپورٹ میں لکھا ہے۔

"۱۹۱۰ء میں یہ تحریک پھر سر اٹھاتی ہوئی معلوم ہوئی کیونکہ افغانستان کے انگریز دشمن جماعت کے ایک نہایت ماہر

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

کن نے متعصب ہندوستانیوں کی مالی امداد اور ہمت افزائی شروع کر دی۔ (تحریک شیخ الہند)

یہ تحریک ترک خلافت کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکی ورنہ افغانستان کے راستہ ترک فوجیں ہندوستان پر حملہ کرتیں اور یہاں کے باشندے حمایت کرتے اس طرح انگریزی حکومت ختم ہو جاتی تحریک کے خاص ارکان مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مولانا محمد منصور وغیرہ ملک کے باہر سرگرم عمل تھے اور مولانا ابو الکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاں وغیرہ ملک میں کام کر رہے تھے راجہ مہندر پرتاپ وغیرہ غیر مسلم بھی تعاون کر رہے تھے کیونکہ انگریزی حکومت ختم کر کے ایک ایسی حکومت ختم کر کے ایک ایسی حکومت ملک میں بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا جو ہر مذہب کو اپنے مذہب پر آزادی سے عمل پیرا ہونے کی ضمانت دیتی اور عدل و انصاف کا نظام قائم کرتی ایک ایسا ملک جہاں غیر مسلموں کی اکثریت ہو وہاں کے لئے اس سے بہتر نظام حکومت تمام باشندوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے نہیں سوچا جا سکتا تھا اسی دوران حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی وغیرہ جو حجاز میں ترک خلافت ذمہ داروں سے نظام طے کرنے کی گفتگو مکمل کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے، ان حضرات کو گرفتار کر کے حوالہ انہوں نے انگریز کے سپرد کر دیا اور یہ تحریک مسلمانوں کے باہمی اختلافات و انتشار کے سبب ناکامیاب ہو گئی یہ بزرگ مالٹا کی قید سے رہائی کے بعد جب ہندوستان واپس آئے حالات بدل چکے تھے، اپنے مسلح انقلاب لانے کے نظریہ میں ناکامیابی کے بعد ان حضرات نے طریق کار میں تبدیلی کرتے ہوئے تحریک خلافت چلائی اس کے پلیٹ فارم سے پورے ملک میں انگریزوں کے خلاف جذبات بیدار کئے اسی دوران حضرت شیخ الہند نے جمعیت علماء ہند قائم فرما کر علماء کرام کو متحد و متفق ہو کر ملک کو کامل آزادی دلانے کی جدوجہد میں شرکت کی دعوت دی، یہ جمعیت علماء تھی جس نے جنگ عظیم کے موقع پر انگریزوں سے عدم تعاون کا فتویٰ دیا جس کی حمایت

باقی صفحہ ۲۵ پر

اولیاء اللہ کون؟

صفدر حسین کلیاہ

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی شان کو، اس انداز میں بیان فرمائی ہے کہ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ھ یعنی تحقیق اولیاء اللہ کو نہ کوئی ڈر ہے نہ خوف حتی کہ حزن و ملال تک بھی نہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سا ڈر یا خوف ہے جو اولیاء اللہ کو نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ قبر اور حشر کے ڈر اور خوف سے بے نیاز ہیں۔ لیکن حضرت عثمان غنیؓ عذاب قبر کے خوف سے اتنا رویا کرتے تھے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی تھی کسی نے پوچھا کہ حضرت آپ اتنا کیوں روتے ہیں تو فرماتے کہ نہ جانے میرا کیا حال ہو گا کیونکہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اس سے پتہ چلا کہ اولیاء اللہ کے بے خوف ہونے کا مطلب قبر حشر یا نماز روزہ سے بے نیاز ہونا نہیں ہے بلکہ ان کی بے نیازی کی ایک عمدہ مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ فرمان ہے کہ میں نہ تو عبادت اس لئے کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کا ڈر ہے اور نہ اس لئے کرتا ہوں کہ جنت کی طلب ہے بلکہ عبادت اس لئے کرتا ہوں کہ تو ذات عبادت کے لائق ہے اور اولیاء اللہ کے بے خوف ہونے کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب وہ حق بات کہتے ہیں تو انہیں کسی کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے نہ کسی دشمنی کا نہ کسی کے بادشاہ ہونے کا دبدبہ ہوتا ہے نہ کسی کے حاکم ہونے کا ڈر بلکہ اگر خوف ہوتا ہے تو صرف خدا کا بلکہ جب بھی حق بات کہتے ہیں تو لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ط انہیں نہ کسی قسم کا ڈر ہوتا ہے نہ خوف ہوتا ہے۔

اس کے بعد قرآن پاک نے اولیاء اللہ کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جنہیں اولیاء اللہ کی کرامت کہنا بجا ہو گا۔ قرآن پاک قرآن پاک نے اولیاء اللہ کی نشانیاں کچھ اس طرح بیان فرمائی ہیں۔ قد افلح المؤمنون ۵ الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون ۵ والذین ھم عن اللغو معرضون. تحقیق فلاح پائی ان ایمان والوں نے جو اپنی نماز کو اچھی طرح سے پڑھتے ہیں اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایک مقام پر فرمایا کہ والذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں الذین یرثون الفردوس وہی فردوس کے مالک ہیں قرآن پاک نے واضح کر دیا ہے کہ جن مومنوں میں یہ نشانیاں موجود ہیں وہ فلاح والے ہیں اور جنت کے وارث ہیں جن کو لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون کا امتیاز حاصل ہے۔ ایسے اولیاء اللہ کے بارے میں کسی روشن ضمیر نے فرمایا کہ، اولیاء اللہ کی ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے۔ خدا ہمیں اولیاء اللہ کی پہچان کرنے اور احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

چراغ معرفت بجھ نہ جائے

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ اے انسان گناہ نہ کر کیونکہ گناہ ایک نحوست ہے اور نحوست گھن کے پتھر کی طرح ہے کہ یہ پتھر اطاعت کی دیوار کو توڑ سکتا ہے اس میں خواہشات کی ہوا داخل ہو کر معرفت کے چراغ کو بجھا دیتی ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام

ختم نبوت کا انکار انسانیت کے کمال و عروج کا انکار ہے۔

پروفیسر محمد اشرف پشاور

سید الانبیاء آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کثرت سے انبیاء علیہم السلام آئے تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش تھی ہر ایک آنے والا اپنے کمال اپنی ہدایت اور شان میں کامل تھا جس قبیلے قوم علاقے نسل ملک کی طرف مبعوث ہوا تھا ان کی صلاحیتوں ان کے ظرف اور حیثیت کے مطابق اللہ تبارک تعالیٰ نے اسے ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا ہر ایک آیا اور اپنی پوری ہمت اور عزیمت کے ساتھ اپنے فریضۂ منصبی کو کماحقہ ادا کر کے چلا گیا انسانیت کے مختلف طبقات علاقے قومیں اور قبیلے انہی ہستیوں کی برکت سے ہدایت کے نور سے منور اللہ کی معرفت سے روشناس اللہ کے احکام سے واقف ہوئے ان کے اخلاق معاملات اور زندگی انہی کی تربیت سے سنوری دنیا میں جہاں کہیں خیر کی کوئی بو باس ہے ان کے اخلاق او رانہی کی محنت کا ثمرہ ہے اور انہی کی برکت ہے۔ سلامتی ہو ان پاکیزہ شخصیتوں پر جو خدا کے بھیجے ہوئے اور ہدایت خیر کے نمونے تھے۔

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام تک کا دور عمومی طور پر ایسی نبوتوں کا زمانہ ہے جب ہر نبی کسی خاص قوم قبیلے وطن نسل یا گروہ کی طرف آتا تھا۔ اس لیے انہیں اللہ کی طرف سے جو ہدایات تعلیمات علوم دیئے جاتے تھے وہ بھی اس قوم نبی کی استعداد و ظرف کے مطابق عطا فرمائے جاتے تھے اور مربی ازل ان کی تربیت اسی دائرے میں فرما دیتا تھا غرض ہر قوم و خاندان علاقہ اور ملک اپنے محدود دائرے میں ہدایت پاتی اور ترقی کے منازل طے کرتا تھا یہاں تک کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ام القریٰ کے اُمّی داعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی نبوت کا دائرہ زمان و مکان کی حدود و وسعتوں پر چھا گیا اور اعلان نبوت محمدیہ سے لے کر ابدالآباد تک کے جن و انس آپ والی ہدایت سے وابستہ کر دیئے گئے اب جو ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی وہ کسی محدود دائرہ خاص علاقے نسل یا وطن کے لیے نہ تھی بلکہ وہ اپنی ہمہ گیری میں ہر اس وسعت کو لیے ہوئے تھی جس کے اندر ہر ملک و وطن ہر نسل و قوم ہر رنگ و علاقہ اپنی ہدایت طلبی کی ضروریات کو پورا کر سکتا تھا اس کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت العالمینی شان کا ظہور ختم نبوت کی صورت میں عطا فرما کر پوری انسانیت کے لیے ہدایت و خیر و معرفت و علوم کے ان لامحدود خزائن کو کھول دیا جو اس سے پہلے کبھی ظاہر نہیں کیے گئے تھے اور بنی نوع انسان کے ہر طبقے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے اولین و آخرین کے علمی خزائن سے فیضیابی عام کر دی گئی اب آپ کی لائی ہوئی ہدایت کسی خاص قوم و ملک و نسل یا رنگ کی میراث نہیں بلکہ یہ دولت پوری نسل انسانی کا ورثہ ہے جسے ہر گورا و کالا سرخ و سفید فرنگی اور زنگی ہندی اور چینی رومی اور پارسی عربی و عجمی اپنا سکتا ہے ہدایت الٰہیہ کا یہ لامحدود خزانہ اب ہر بنی آدم استعمال کر سکتا ہے اور ام القریٰ کے بادۂ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خوان الٰہی سے بھرپور طور پر بہرہ مند ہو سکتا ہے اس کی معرفت اور ہدایت اب محدود دائروں کی پابند نہیں۔ وحی الٰہی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامعیت و کاملیت کی برکت سے ان رفعتوں تک جا پہنچی جس کے بعد ترقی و معراج کا کوئی نقطہ نہیں اور اوج و کمال کا کوئی زینہ نہیں اب انسانیت کا کمال اسی پر منحصر ہو کر رہ گیا ہے کہ مکے کے یتیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا کے داعی اور غار کے قدسی جماعت کے رہنما کے ساتھ "البلاغ" وتعلق قائم کرے کتاب ہدایت جہاں بھی ملے گی اور جسے بھی ملے گی اس کا سوتا غار حرا کے امی نبی (فداہ امی و ابی) صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس سے ہی پھوٹتا ہوگا۔

ع مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نرسیدی تمام بولہبیست

باقی صفحہ ۲۵ پر

علم بے اثر کیوں ہے؟

ایک بزرگ سے کسی شخص نے دریافت کیا۔ ہم علم کی باتیں سنتے ہیں۔ لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوتا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اندر پانچ باتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے تم اس نعمت سے محروم ہو۔

(۱) اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے (۲) گناہ کے بعد استغفار نہیں کرتے (۳) جتنا جانتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے (۴) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے تو ہو لیکن ان کی اتباع نہیں کرتے (۵) مردوں کو دفن کرتے وقت عبرت حاصل نہیں کرتے۔

بزم ختم نبوة

بے نظیر رسالہ لاجواب ٹائیٹل

رسالہ ختم نبوت کا باقاعدہ خریدار ہوں اور مزید لوگوں کو خریدار بنانے والا اور سعی کر رہا ہوں کہ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ پھیل جائے۔ اپنے صوابدید پر کچھ تجاویز پیش خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا یہ رسالہ ظاہری حسن و خوبی میں پاکستان کے تمام رسالوں کے مقابلہ میں لاجواب بے مثل و بے نظیر ہے کاغذ لکھائی بہت ہی عمدہ بالخصوص صفحہ اول تو مقناطیس ہے دیکھنے والا خریدنے بغیر رہ ہی نہیں سکتا دلی تمنا یہ ہے کہ معنوی خوبی میں بھی یہ بے مثل و بے نظیر بن جائے۔

اھل قلم کی کمی نہیں ہے رسالہ میں دعوت دی جائے کہ ختم نبوت کے موضوع پر بہتر سے بہتر مضمون لکھے گا۔ ہم فراخ دلی کے ساتھ چھاپیں گے بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کو بھی دعوت دی جائے ان کے مضامین بھی اس میں آئیں، اہل تشیع کی طرف سے بھی مضامین لئے جائیں (۱) خبر نامہ مرزائیت (۲) تعاقب مرزائیت (۳) حقیقت مرزائیت۔ (۴) ختم نبوت کی ضرورت اور اہمیت (۵) ختم نبوت کا ثبوت (۶) مسلم ممالک کیخلاف ان کا کردار ماضی میں (۷) اور مستقبل میں ان کے عزائم بالخصوص پاکستان افغانستان، سعودی عرب کے بارے میں پاکستان کے استحکام کا دارومدار مرزائیوں کے قلع قمع پر ہی موقوف ہے وغیرہ وغیرہ آپ اپنے خداداد قابلیت کی وجہ سے اس سے بھی بہتر سوچ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپکے اس عمل کو قبولیت سے نوازیں تاذیست ختم نبوت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

عبدالرؤف اسلام آباد

رسالے کا ایک ایک لفظ انمول

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ میں بے حد مشکور ہوں۔ قادیانیوں کی اسلام دشمن، سازشوں کو بے نقاب کرنے میں اس دینی رسالہ سے بڑھ کر اور کوئی رسالہ نہیں ہے، میرے بہت سارے دوست بھی اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایک ایک لفظ انمول ہوتا ہے۔ رسالہ پڑھ کر روحانی سکون ملتا ہے۔ ایک دو عیسائی حضرات بھی اس رسالہ کا خصوصی مطالعہ کرتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا بھی جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ اس سے عیسائی برادری کو بھی زبردست ٹھیس پہنچی ہے۔

مجھے ان مسلمانوں کی سادگی اور کم علمی پر افسوس ہے۔ جو اسلام کے اس قدر سنگین دشمن کو بھی صرف مسلمانوں کا ایک فرقہ (اہل سنت، اہلحدیث کی طرح) سمجھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ اپنی رحمت سے تمام مسلمانوں پر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور اسرائیل نوازیاں ظاہر فرمادے اور رسالہ ختم نبوت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی سے نوازے

میاں محمد اکمل۔ فیصل آباد

قادیانیت ایک دجل

حافظ محمد اکرم طوفانی سرگودھا

آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ سیاتی من بعدی تلثون دجالون کہ میرے بعد تیس بڑے بڑے دھوکے باز آئیں گے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق شرعی عدالت فیصلہ دے چکی ہے۔ کہ وہ دھوکہ باز بے ایمان اور کافر تھا لہٰذا نادمرار یہ ٹھہرا کہ کوئی قادیانی مخلص اور دیانتدار ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا ڈھنڈورہ پیٹنا کہ قادیانی سرکاری محکموں میں دیانتداری سے کام کرتے ہیں۔ حقائق پر پردہ پوشی ہے اور کتمان حق ہے ڈاکٹر عبدالسلام بے ایمان سے لیکر ادنیٰ چپڑاسی قادیانی تک اگر ریسرچ کی جائے تو قادیانیوں کا ہر آدمی بددیانت اور دھوکہ باز ثابت ہوگا چونکہ ان کا گرو گھنٹال بددیانت اور دھوکہ باز تھا۔ اور حدیث میں پیغمبر علیہ السلام نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ رٹ لگاتے رہنا کہ قادیانی اور دیانتداری اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ محض اٹکھیلیاں ہیں حال ہی ایک نوجوان عمران نامی جو عرصہ ایک سال مرزائیوں میں رہا ہے۔ قادیانیت سے توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہوا۔ مرزائیوں کی دیانتداری کے پردوں کو چاک کیا ہے۔ جو آئندہ کسی قسط میں پیش کریں گے۔

بہترین تحفہ

عرض ہے کہ میں F.A کا طالب علم ہوں اور پچھلے دو ماہ سے بین الاقوامی ختم نبوت رسالے کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس میں نہ صرف قادیانیوں مرتدوں کی سرگرمیوں کے بارے میں باخبر کیا جاتا ہے۔ بلکہ کافی دینی معلومات بھی ہوتی ہیں۔ اتنا خوبصورت رسالہ اور قیمت صرف دو روپیہ جس میں قادیانیت کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ ہمیں اس رسالہ ختم نبوت سے قادیانی منحوسوں کا پتہ چلا ہے۔ یہ رسالہ ہمیں باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے۔ شروع میں اس کا خریدار ایک دیوانہ ختم نبوت محمد یعقوب ہزاروی تھا۔ اب خریدار بڑھ کر پچیس ۲۵ تک ہو گئے ہیں۔ جس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ہم کارکن ختم نبوت دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید کامیابی کے چار چاند لگائے آمین۔

محمد شریف صبتو ٹنڈو غلام علی

ڈپٹی کمشنر ڈیرہ اسماعیل خان کے نام ریاض الحسن گنگوہی کا کھلا خط

جناب عالی

گزارش ہے کہ سائل ایک مذہبی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا ضلعی امیر ہے اور مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ممبر رکن بھی ہے۔ سائل کے گھرانے کا عقیدہ ختم نبوت اہلسنت والجماعت ہے جبکہ سائل کا بڑا لڑکا محمد شعیب گومل یونیورسٹی میں ایم اے اسلامیات سال اول کا طالب علم ہے اور تین بچے دینی بچیاں بھی زیر تعلیم ہیں۔ سائل ایک پرامن شہری ہے۔ میری اور میرے بچوں کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی رنجش ہے البتہ مرزائیوں سے بنیادی عقیدہ کا اختلاف ہے اور ہر صحیح العقیدہ مسلمان کو ہونا چاہیے۔ میرا ابھی حال ہی میں ایک خط بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے جس میں مجھے اور میرے بچوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی گئی ہے جو سرخ سیاہی سے تحریر ہے۔ چونکہ ملکی سطح پر مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی اور دہشت گردی و جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف سرگرم عمل ہے مرزائی سربراہ مرزا طاہر کی ہدایت پر ملکی سطح پر بدامنی پھیلانے کے لیے اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف مختلف فرقوں اور گروہوں کو کثیر رقم فراہم کر کے ختم نبوت کے سرکردہ حضرات کو ان اوچھے ہتھکنڈوں سے مشتعل کر کے فساد برپا کرنے اور ملکی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی کی جائے کیونکہ ہر شہری کی جان و مال اور عزت کا تحفظ کرنا حکومت و انتظامیہ کا فرض اولین ہے۔ اگر اس کا فوری نوٹس نہ لیا گیا اور مجھے یا میرے کسی فرد کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو اس کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

محمد ریاض الحسن گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (پاکستان)

سوئی ناردرن کمپنی کے نام کھلا خط

سلام مسنون مزاج گرامی۔

آپ کے علم میں ہے کہ سوئی ناردرن کے ٹھیکیدار ایک یونائیٹڈ کارپوریشن فیصل آباد اور ایم اسماعیل اینڈ کو ربوہ ہر دو قادیانی ہیں اور ان کو آپ کے دفتر میں مصطفیٰ احمد سپلائی اسسٹنٹ بلنگ کی قادیانی ہونے کے ناطے سے آشیر باد حاصل ہے ان تینوں کے خلاف ان کی ناجائز کرم فرمائیوں کے باعث دینی حلقوں میں جو اشتعال و ناراضگی پائی جاتی ہے اس سے باخبر ہوں گے۔ اسی طرح فیصل آباد میں محمد حیات ٹیر یار ملازم فیصل آباد دفتر نے مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد ڈویژن کے رہنما مولانا فقیر محمد صاحب کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا کیا تھا اس سے بھی آپ باخبر ہوں گے ان حالات میں آپ کا فرض بنتا ہے کہ فوری طور پر ان امور کا جائزہ لے کر مذکورہ ٹھیکیداروں کو فہرست سے خارج کیا جائے۔ مصطفیٰ احمد قادیانی کی غلط حرکتوں پر محکمانہ کارروائی کی جائے اور فیصل آباد کے ملازم محمد حیات ٹیر یار کو برخاست کیا جائے۔ آپ سے توقع ہے کہ فوری اقدام کر کے ممنون فرمائیں گے۔

(اللہ وسایا رابطہ سیکرٹری آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ ملتان۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پی۔ این۔ پی بلوچستان کے صدر

قادیانیت نوازی

بلوچستان کے صدر حکیم لہڑی نے قادیانیوں کے حق میں بیان دیتے ہوئے کہا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بلا امتیاز رنگ و نسل قادیانی مذہب کو تحفظ دیا جائے۔ حکیم لہڑی نے اپنی پہچان تو سارے مسلمانوں کے سامنے کرادی ہے مرتدین کے حق میں بیان دینا کسی بھی پارٹی کے لیڈر کی عیاری کی انتہا ہے عوام ایسے لیڈروں سے پریشان ہیں جو لیڈر قادیانیت کی زد میں ہیں وہ ملک اور قوم کی تباہی کا سبب بن سکتے ہیں قادیانیوں کے ہمدرد اور خیر خواہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق نہیں جو مسلمان ہوگا اس فتنے سے اچھی طرح باخبر ہوگا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا سدباب پوری امت کی ذمہ داری ہے پاکستان کے مسلمانوں نے قادیانیت کے خلاف زبردست تحریکیں چلائیں مجاہدین ختم نبوت نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے جس تحریک کی بنیاد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے رکھی ہو اور جس تحریک میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جوہر جالندھری۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے قربانیاں دیں حق کے سامنے باطل نہ آ سکتا ہے نہ رہ سکتا ہے ایسے میں اگر باطل کے لیے ٹھکانہ تلاش کیا جائے یا پناہ دی جائے اس کا انجام بھی باطل جیسا ہوگا۔ الحمد للہ آج بھی شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد امت برکاتہم کی قیادت میں بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کا تعاقب ہو رہا ہے پاکستان کے اندر اس ملک میں جہاں کہیں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم ہیں وہاں قادیانیت کا تعاقب کیا جاتا ہے ہم نے قادیانی مرتدین کی ہر حرکت پر کڑی نظر رکھی ہے آج مسلمانوں کے اندر بیداری ہو چکی ہے جو صاحبان قادیانیت کے مکر و فریب کا شکار ہو چکے ہیں وہ عوام کے سامنے اپنی پہچان رکھتے ہیں وہ کان کھول کر سن لیں پاکستان میں جب تک مسلمان بستے ہیں مسلمانوں کا بچہ بچہ جب تک زندہ رہے گا۔ ہم قادیانیت کے مکروہ عزائم کو ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے ان کا مقابلہ کریں گے ہم جانی مالی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے جب تک قادیانیت کا مکمل خاتمہ نہیں ہوگا۔

(مولانا حکیم علی محمد راشد ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت)
(ڈیرہ مراد جمالی)

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

نیا دام لائے پرانے شکاری

قادیانیوں کی طرف سے بطور ڈھال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا استعمال

قادیانی عقائد و نظریات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں ۱۹۷۴ء سے پہلے قادیانی اپنا زور بیان اس بات پر صرف کرتے تھے کہ

○ —— حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ ہر شخص حضورؐ کی اتباع میں کمال حاصل کر کے اور عبادت و ریاضت میں ترقی کر کے نبوت کا منصب حاصل کر سکتا ہے۔

○ —— وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی موٹی اور گول مول پیشگوئیاں بیان کر کے اس بدبخت اور مردود کو نبوت کے منصب پر بٹھایا کرتے تھے۔

○ —— کہیں نبوت سے ہٹ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور حضرت امام مہدی کے ظہور کی احادیث کو بیان کر کے ان کی گمراہ کن تاویل کرتے اور ان کا مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرایا کرتے تھے۔

○ —— کہیں ان کا زور بیان وفات عیسیٰ پر صرف ہوتا تھا اور حضرت عیسیٰ کو مردہ ثابت کر کے مرزا قادیانی دجال کو حضرت ثابت کرتے تھے۔

الغرض جیسا ماحول دیکھا ویسی ہی بات کر ڈالی جب ۱۹۷۴ء میں ایک زبردست تحریک کے نتیجے میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو قادیانیوں نے یہ ساری کوششیں ختم کر دیں اور اپنا سارا زور بیان اور قلمی جولانیاں اس پر صرف کر دیں کہ

○ —— حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیت "انی رسول اللہ الیکم جمیعا" کے مطابق صرف مسلمانوں کے ہی نبی نہیں بلکہ کافروں، مشرکوں، بت پرستوں، ہندوؤں، عیسائیوں الغرض خواہ وہ کسی عقیدے اور نظریے کے قائل ہوں سب کے نبی ہیں اور آپؐ کی ذات ستودہ صفات پر صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں ہے۔

○ —— کلمہ پر اس کا ایمان ہو نہ ہو قرآن پر اس کا ایمان ہو نہ ہو، قرآن پڑھو نہ پڑھو قرآن کو سمجھو نہ سمجھو بس کلمہ طیبہ کا بیج اپنے سینے پر آویزاں کر لینا ہی مسلمان کہلانے کے لئے کافی ہے۔ معاذ اللہ۔

اپنے ان غلط اور گمراہ کن عقائد کی تشہیر کیلئے انہیں "امن جیسا" اخبار بھی میسر آ گیا ہے جس پر ہر دوسرے تیسرے روز کسی نہ کسی قادیانی کا مضمون شائع ہوتا ہے علاوہ ازیں بعض طور پر ایک قادیانی "جہد خان" کے نام سے جو روزانہ کالم لکھتا ہے اس میں بھی خوب قادیانیوں کا دفاع کیا جا رہا ہے محسوس یوں ہوتا ہے کہ

حافظ محمد حنیف کے قلم سے

یا تو امن اخبار قادیانیوں نے خرید لیا ہے اور یا پھر اس میں خاصی تعداد میں قادیانی بھرتی کر لیے گئے ہیں جو آئے دن مختلف عنوانات کے تحت قرآنی آیتوں کی من مانی تفسیر کے علاوہ اسلامی تعلیمات اور علماء اسلام کی تضحیک کر رہے ہیں۔

---

۱۸ مئی کے "امن" میں ایک قادیانی کا مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے۔

"صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں"

یہ مصرعہ کسی سکھ شاعر کے شعر کا ہے۔ جسے مذکورہ قادیانی نے اپنے مضمون کا عنوان بنایا ہے — قادیانیوں کو اصل دکھ تو اس بات کا ہے کہ پوری دنیا کے اہل اسلام انہیں کافر کیوں کہتے ہیں لیکن وہ اپنے گمراہ کن اور مرتدانہ نظریات سے ہٹ کر اپنی بحث کا موضوع حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بنا رہے ہیں۔ اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں تو ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ اگر کلمہ پڑھ لینا، نمازیں ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا مسلمان کہلانے کے لئے کافی ہے تو پھر منافق بھی مسلمان قرار پائیں گے جن کے بارے میں قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے۔

"ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار"

کیا کوئی انکار کر سکتا ہے کہ منافق کلمہ نہیں پڑھتے تھے نمازیں ادا نہیں کرتے تھے اور کیا انہوں نے "مسجد" کی تعمیر نہیں کی تھی، جسے قرآن پاک نے مسجد ضرار سے تعبیر کیا اور بعد ازاں اسے گرا دیا گیا —— پھر تو مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، اسود عنسی اور آج تک جتنے بھی مدعیان نبوت اٹھے ہیں وہ اور ان کے پیروکار سب ہی مسلمان قرار پائیں گے کیونکہ وہ بھی کلمہ پڑھتے تھے، نمازیں اسی طرح ادا کرتے تھے اور اپنے کو مسلمان ہی کہلواتے تھے۔ پھر تو وہ مرتدین جنہوں نے صرف زکوٰۃ کا انکار کیا تھا اور جن کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتال کیا، مسلمان قرار پائیں گے کیونکہ وہ تمام شعائر اسلام کا استعمال کرتے تھے، ماسوائے زکوٰۃ کے۔

عیسائیوں یہودیوں اور اہل مکہ کو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم مشرک نہیں ہم خدا کو مانتے ہیں، اگر ہم نے چھوٹے چھوٹے خدا بنا لیے ہیں تو خدا کی ذات پر کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ بھی مسلمان کو یہ طعنہ دے سکتے ہیں کہ "مسلمانوں خدا پر صرف تمہاری اجارہ داری نہیں ہم بھی اسی کی مخلوق ہیں —— دراصل قادیانی اسی قسم کی بحثیں چھیڑ کر اپنی منافقت اور اپنے مرتدانہ عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محض ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں

حضور پاک کا ارشاد گرامی ہے:۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے والدین، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ حضور کی محبت اس کے دل میں نہ ہو"

قادیانی ایک طرف حضور کی محبت کا دم بھرتے ہیں آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں، شعائر اللہ کا استعمال کرتے ہیں لیکن دوسری طرف ان کا عقیدہ ہے کہ:

○ —— مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی طرح خدا کا نبی ہے جس طرح کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں۔

○ —— مرزا غلام احمد وہ ہے جس کے بارے میں، معاذ اللہ عالم ارواح میں تمام انبیاء اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد لیا گیا تھا۔

○ —— ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ننانوے نام تھے لیکن خدا نے مرزا قادیانی کے وہ تمام نام رکھ دیے جو تمام انبیاء کے تھے۔

○ —— ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی "جری اللہ فی حلل الانبیاء" تھا۔

○ —— ان کا عقیدہ ہے کہ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین، اور قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق مرزا قادیانی ہے۔

○ —— وہ مرزا قادیانی کو خدا کے نوروں میں آخری نور سمجھتے ہیں العیاذ باللہ عام مسلمانوں کے بارے میں، قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں، ان کے ساتھ رشتے ناتے، سلام کلام حرام، وہ تمام مسلمانوں کو جنگلوں کے سور اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر سمجھتے ہیں۔

بات صاف ہے جس طرح سیکڑوں خداؤں کو ماننے والے ہندو، تین خداؤں کو ماننے والے عیسائی ایک خدا کو ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود چھوٹے چھوٹے خداؤں کو ماننے والے کے کافر یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہم موحد ہیں اسی طرح مرزا قادیانی جیسے دجال اور کذاب کو نبی، مسیح مہدی وغیرہ ماننے والے بھی اپنے کو مسلمان نہیں کہلا سکتے اور انہیں قطعاً یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ محمد رسول اللہ کے نام کو بطور ڈھال استعمال کریں اور نہ ہی مسلمان انہیں ایسا کرنے کی اجازت دیں گے۔

نیشنل کنسٹرکشن میں جعل سازی

غبن کے ذریعے ملکی قومی نقصانات

تحریر: محمد فیاض نظامی

پاکستان کی ایک قومی تعمیراتی کمپنی نے اربوں روپے کے کام ٹھیکے نقصانات بدنامی من مانی کے نظر کر دیئے۔ سابقہ ریٹائرڈ جنرل اور کرنلوں کی ملی بھگت نے قومی کمپنی کو کھوکھلا کر دیا۔ اندرون ملک بیرون ملک کروڑوں کے نقصانات کے ساتھ بدنامی کا ذریعہ اور لوگوں کی لوٹ کھسوٹ کی گئی۔

سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، اردن، اور ملک بھر میں درجنوں ٹھیکوں کے باوجود کمپنی لوگوں کے واجبات ادا کرنے اور نئے ٹھیکے لینے کے قابل نہیں ہے۔ تنخواہیں بھی دو دو تین تین ماہ میں دی جاتی ہیں ظاہری حالت ختم ہو جانے کے لائق ہو گئی ہے جبکہ افسران ملازمین اور اعلیٰ عہدیداران سب نے بنگلہ کوٹھیاں کاریں، نقد سرمایہ سے زندگی بھر کا اثاثہ جمع کر لیا ہے۔ جرنل، کرنلوں اور انکے من پسند لوگوں کے عیش ہو گئے۔ اب کام کرنے کی بھی ضرورت نہیں بغیر کام کئے کروڑوں لاکھوں کے مفادات حاصل ہوتے ہیں، لوگ کام ٹھیکے دینے کو اور مارکیٹ میں کوئی مال دینے کو تیار نہیں کام کرا کر مال لیکر رقم نہ دینے جن کے کام ہوں وہ قواعد کے مطابق نہ کرنا وقت پر پورا کام نہ کرنا ایسی بدنامی کی مثالیں قائم کی ہیں جو تمام کاروباری تجارتی اصولوں کی انسانی اخلاقی اعتبار سے ہر لحاظ سے جرم ہیں جس سے تمام کمپنیاں ادارے اور خود حکومت آگاہ ہے لیکن کسی قسم کی اصلاح۔ جواب طلبی۔ احتساب۔ بازپرس کی نوبت نہیں آئی۔ سول انجینئر، سول ملازمین عام کارکن تعمیراتی ماہرین سب افراتفری کا شکار ہو گئے بہت سے کمپنی چھوڑ کر چلے گئے بہت سوں کو نکال دیا گیا۔ بہت سے مجبوری غیر یقینی کی کیفیت سے دوچار ہیں۔ ایسی حقیقتیں جو منظر عام پر موجود ہیں NCE کے مختلف پروجیکٹوں پر علم حالات گواہ شہادتیں خود ملازمین کے بیانات سے صاف صاف ثابت ہے بورڈ آف ڈائریکٹران اور عہدیداران افسران کے بڑے بڑے اخراجات ہو رہے ہیں عام ملازمین کی حالت خراب ہے چیئرمین صاحب نے ہدایات اور احکامات کے چکر میں سب کو ڈال کر غیر اخلاقی غیر انسانی غیر قانونی جرائم میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ وزارت خزانہ وزارت تعمیرات وزیراعظم صدر مملکت۔ وفاقی محتسب اعلیٰ۔ قومی اسمبلی سینیٹ کو ان حالات سے آگاہ کیا ہے اور لوگوں نے احتساب کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے دفتر سے انکوائری کے لئے F.I.A کو حکم دیا جو اس سلسلہ میں بہت سے لوگوں کے بیانات اور انکشافات ہمارے دفتر کے ریکارڈ میں جن میں یہ قابل ذکر بات ہے کہ مخلص دیانتدار نیک شریف لوگوں کی شامت آ گئی ہے باقی سب کے مزے ہیں۔ اس بے دریغ لوٹ مار اور قومی ملکی نقصان کی وجوہات ایک سازش بتائی گئی ہے NCE میں قادیانی گروہ نے جان بوجھ کر یہ سب کیا ہے جس کے لئے صدر مملکت سے خصوصی مداخلت کی اپیل کی ہے۔ جنرل شفیق احمد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ قادیانی ہے اپنے لوگوں کے ذریعہ یہ تمام ملکی قومی انتقام کے طور پر کر رہا ہے۔ ایک عرصہ سے اسکیم کے تحت پروگرام کو انجام تک پہنچایا گیا ہے۔ آج بھی لانڈھی ڈیپارٹمنٹ قادیانیت ہی کام کر رہا ہے۔ خود NCE کے لوگوں نے یہ انکشافات کیے ہیں حال ہی میں ایک جنرل منیجر اور چیف پروجیکٹ منیجر سب الٹ پلٹ کر استعفیٰ دے کر کمپنی چھوڑ گئے۔ اور اب بھی ملک بھر کے پروجیکٹوں دفاتر میں قادیانیوں وغیرہ کی من مانی ہو رہی ہے جس کی جڑ سے چھان بین تحقیقات کی ضرورت ہے خورد برد غبن جعل سازی دھوکہ فریب کے ساتھ ساتھ فحاشی بے دینی اور غیر اخلاقی جرائم کے بارے میں NCE کی چھان بین اعلیٰ عدالتی تحقیق کرائی جائے کیونکہ یہ قومی ملی مذہبی معاملہ ہے اس واسطے سربراہان و سرداران حکومت خصوصی توجہ سے فرض ادا کریں اور حقائق سے عوام کو آگاہ کیا جائے اور مطمئن کیا جائے اور جو مجرم ثابت ہو اسکو سزا دی جائے۔

لندن میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ

محمد مسلم بھیروی

قادیانیوں کا سالانہ جلسہ اس سال جولائی میں لندن میں ہونا قرار پایا ہے قادیانی مذہب کے بانی نے ہر سال ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو اپنے پیروؤں کے لیے ان دنوں اکٹھے ہو کر قادیان میں رہنا اور اپنے رہنماؤں کی تقاریر سننا تجویز کیا تھا یہ جلسہ سالانہ پہلی بار انہی تاریخوں میں قادیان میں ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ قادیانیوں کے نزدیک یہ جلسہ سالانہ بمنزلہ حج بیت اللہ کے ہے اور اس کے فیوض و برکات اسی مناسبت سے ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں یہ گروہ لاہوری اور قادیانی گروپوں میں بٹ گئے۔ تو لاہوری گروپ نے جلسہ سالانہ لاہور میں ۲۶ تا ۲۹ دسمبر کرنا شروع کیا۔ تقسیم ملک کے بعد قادیانی گروہ نے ربوہ مرکز بنایا تو وہاں بھی جلسہ سالانہ ہونے لگا گویا قادیان لاہور اور ربوہ تینوں جگہ "یہ ظلی حج" ہو رہا تھا گذشتہ دو سال سے اسلام کے بطل جلیل صدر "ضیاء الحق صاحب کی توجہ سے یہ ظلی حج ربوہ میں بند ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی مرزا طاہر فرار ہو کر لندن پہنچ چکے ہیں لندن کے مضافات میں انہوں نے ۷۲ ایکڑ زمین خریدی ہے جس پر کچھ بیرکس بنی ہوئی ہیں گذشتہ سال مارچ میں قادیانیوں نے وہاں جلسہ سالانہ کیا تھا اس سال جولائی کے مہینہ میں یہ جلسہ یعنی دنیا بھر کے قادیانیوں کا اکٹھ اسی جگہ پر بھر ہو گا اس جلسہ میں شمولیت کے لیے فی کس ۵۵۰۰ روپے رکھا گیا ہے اس میں آنے جانے کا ہوائی خرچ ایک ماہ تک لندن میں قیام کھانا پینا اور تفریح شامل ہے ظاہر ہے اس دور میں یہ نہایت ہی ارزاں ہے چنانچہ قادیان کی نوجوان مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ پچھلے سال لے گئے تھے۔ کئی

مسلمان جنہیں اپنے طور پر برطانیہ جانے میں دقت ہے ان کو پھر ساتھ لے جانے کی کوششیں ہو رہی ہیں، مرزا غلام احمد سمجھتے تھے کہ کسی اسلامی ملک میں ان کے نظریات کی تبلیغ یا جلسہ سالانہ وغیرہ کی اجازت نہیں ملے گی مقام حیرت ہے کہ حکومتیں نہ صرف سالہا سال یہ اجازت دیتی رہیں بلکہ اب مرزا طاہر کے فرار کے بعد قادیانیوں کو لندن جلسہ سالانہ کرنے میں ہر طرح سہولت دے رہی ہے حالانکہ جو چیز پاکستان میں اسلام کے لیے خطرناک ہے وہ لندن میں بھی اسلام کے لیے خطرناک ہے یہ بہرحال پاکستانی حکمرانوں کی سادہ لوحی ہے۔ حالانکہ ان کا اندازہ اس کے برعکس تھا جیسا کہ لکھتے ہیں۔

(۱) خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام چلا رہا ہوں جو کسی اسلامی سلطنت میں نہیں چلا سکتا تھا۔ (تحفہ قیصریہ صہ ۲۷)

(۲) ہم اس گورنمنٹ (مراد سرکار انگریزی) کے زیر سایہ جو آرام پا رہے ہیں وہ کسی اسلامی سلطنت میں نہیں پا سکتے (ازالہ اوہام صہ ۳۷۳۔ ۵۰۶)

(۳) میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ (تحفہ قیصریہ صہ ۲۸)

مرزا صاحب یہ بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کا کاروبار سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ہی پھل پھول سکتا ہے اور اسلامی حکومتوں کو ہمیشہ اپنے لیے خطرہ تصور کرتے تھے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم نہ ایران میں نہ کابل میں۔ مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔

(مجموعہ اشتہارات دوم صہ ۳۷۰ حاشیہ)

اپنے ملک سے نکلنے کے بعد بھی مرزا صاحب کی نظر میں آخری پناہ گاہ انگلینڈ ہی تھی۔

اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو ہمارا گذر نہ مکہ میں ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں تو پھر کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔

(ملفوظات احمدیہ جلد اول صہ ۱۴۶)

مسلمانوں کے برعکس انگریزوں سے اس قدر نیک اور بھلائی کی توقعات رکھتے تھے کہ ہوم ملکہ برطانیہ کے لیے دعا گو رہتے تھے اور مریدوں کو بھی تلقین کرتے رہتے تھے ہم پر واجب ہے کہ ہم سچے دل سے نہ کہ نفاق سے اس گورنمنٹ کے شکر گذار رہیں اور جب قیصرہ ہند دام ظلہا کے عمر و اقبال و سعادت اور اس خاندان کے دوام اور بقاء کے لیے توجہ دل سے دعا کریں (مجموعہ اشتہارات دوم صہ ۳۷۰)

سلطنت برطانیہ اور انگریزوں کا دماغ پر اس قدر شدت سے اثر تھا کہ فرشتے بھی انگریزوں کی شکل میں نظر آتے تھے۔ مثلاً

ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں (تذکرہ صہ ۳۱)

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا طاہر نے بھی اپنے دادا کے مندرجہ بالا ارشادات سے فرار ہوتے وقت رہنمائی حاصل کی ہے اور وہ ملکہ عالیہ کے سایہ عاطفت لندن میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔

یہی وجہ یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

سرمایہ دار طبقہ کو چھوڑ کر قادیانیوں کی اکثریت متوسط اور غریب لوگوں پر مشتمل ہے یہ سب آج کل کسی نہ کسی طرح اور غریب غربا اپنا پیٹ کاٹ کر یا مانگ تانگ کر ساڑھے سات ہزار روپے کی رقم جمع کرنے

میں لگے ہوئے ہیں۔ قادیانیو سوچو تم کس قدر پستی میں گر گئے ہو کہ تم لندن یا ٹلفورڈ کو حج سے افضل سمجھنے لگے۔ کسی کو فکر نہیں کہ مسلمان ہو کر حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرے یا روضہ نبوی پہ حاضری دے طاہر سامری نے ایسا جادو کر دیا کہ اس کی لے پہ سب رقص کر کے اپنی ملکہ عالیہ کی جنم بھومی لندن کی جانب چل پڑے۔ سوچو تو پہلی غلطی اسی دن ہوئی جب تم نے قادیان کو مکہ مکرمہ کا بدل اور جلسہ سالانہ کو حج بیت اللہ قرار دے دیا یہ ایک شیطانی وسوسہ تھا اور شیطان نے قادیان سے براستہ لاہور ربوہ گھماتے ہوئے بالآخر تمہارا کعبہ لندن پہنچا دیا۔ اور اصلی کعبۃ اللہ تم کہیں درمیان میں ہی کھو بیٹھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کراچی کے لیے جلسہ کی رقم جمع کرانے کے لیے طریق کار یہ رکھا گیا ہے کہ ساٹھ سات ہزار کی رقم ملک نذیر احمد سیکرٹری مال کے پاس احمدیہ ہال صدر کراچی میں جمع کرائی جائے۔ ملک نذیر بڑا پرانا گنہگار گرگا ہے اور بڑا ملی بھگت سے سالہا سال سے سیکرٹری مال کی اسامی پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے لاکھوں کی جائیداد کا مالک بن چکا ہے جو ۔قادیانی صاحب رسوخ ہیں ان سے تو بلا جھجک وہ رقم لے کر ان کے لیے روانگی کا انتظام کر رہا ہے لیکن باقی قادیانیوں کو خوب تنگ کر رہا ہے کسی کو کہتا ہے کہ تم چندہ پورا نہیں دیتے کسی کو کہہ دیتا ہے کہ تم جماعت کے جلسوں میں نہیں آتے جو لوگ اس کی رگ سمجھتے ہیں وہ ہزار پانچ سو روپے وار دیتے ہیں باقی کو وہی چکر کہ چندہ نہیں دیتے ایمان کمزور ہے جماعت کے پروگراموں میں نہیں آتے اس طرح کے قادیانی اس مضمون کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کریں اور ملک نذیر سے معاملہ کر دیکھیں مگر براہ راست نہیں ہے اس کے عالی موالیوں میں سے کسی کو وسیلہ بنالیں تو کامیابی قدم چومے گی حکومت وقت کو بھی اس صورت حال کا تدارک کرنا چاہیے۔ کیونکہ بہت سے مسلمان نوجوانوں کو قادیانی برطانیہ میں بیٹھے خلیفہ اور ملازمت دلانے کا لالچ دے کر ساتھ لے جاتے ہیں جو بالآخر قادیانیت کے چکر میں پھنس جاتے ہیں قادیانیوں پہ تو اکبر الہ آبادی کا شعر صادق آتا ہے کہ

سدھاریں شیخ کعبہ کو ہم انگلستان دیکھیں گے
وہ دیکھیں گھر خدا کا ہم خدا کی شان دیکھیں گے

اگر بنظر غور دیکھا جائے تو حکومت کی نیم دروں نیم بروں کی پالیسی سے مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں ہی روحانی اور دینی طور پر نقصان پہنچ رہا ہے اس کا واحد حل یہ ہے کہ قادیانی گروہ کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے اس طرح مسلمان بھی ان کی ریشہ دوانیوں سے بچ جائیں گے اور قادیانیوں کی اکثریت جو تنظیم کے دباؤ کے باعث اس چکر سے نکل نہیں پا رہی خود بخود اس قانون کے سہارے مسلمانوں میں شمولیت اختیار کر لے گی سوائے رذائل فیل اور ان کے خوشامدی ٹولے کے۔ وہ باہر نکل جائے ملک سے تو اچھا ہی ہے۔ خس کم جہاں پاک۔

مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنا جائز نہیں

مولانا محمد عبداللہ کلام

سوال: اگر کوئی امام کسی مرزائی کا جنازہ پڑھا دے اور امام کو یہ علم بھی نہیں تھا کہ وہ مرزائی ہے جبکہ محلے کے مسلمانوں کو معلوم تھا کہ یہ مرزائی ہے اور کفن دفن کا انتظام بھی محلے والے مسلمانوں نے کیا ہے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفنا دیا ہے۔

مسلمانوں کا مذکورہ مرزائی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا کیسا ہے؟ نیز امام کے نماز جنازہ پڑھانے سے اس کا نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا؟ اور اسی طرح سے ان مسلمانوں کا نکاح (جنہوں نے اس کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی مرزائی کا علم ہونے کے باوجود) باقی ہے یا ٹوٹ گیا۔ براہ کرم دلائل سے جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی غوث بخش بکھر

الجواب باسمہ تعالیٰ

صورت مسئولہ میں اولاً یہ بات سمجھنی چاہیے کہ مرزائی باتفاق علمائے امت کافر محارب، زندیق اور مرتد ہیں۔ ان کو کسی بھی اعتبار سے عزت اور شان کا مرتبہ نہیں دینا چاہیے اور اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلیتہً قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا	اے ایمان والو مت بناؤ
لا تتخذوا الیھود	یہود اور نصاریٰ کو دوست
والنصٰرٰی اولیاء	وہ آپس میں دوست ہیں ایک
بعضھم اولیاء بعض	دوسرے کے، اور جو کوئی تم
ومن یتولھم منکم	میں سے دوستی کرے ان سے
فانہ منھم ان	تو وہ انہی میں ہے۔ اللہ ہدایت
اللہ لا یھدی القوم	نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔
الظٰلمین۔ (۵۱)	

اس آیت کے تحت امام ابوبکر جصاص رازیؒ تفسیر "احکام القرآن" میں لکھتے ہیں۔

وفی هذه الآیة دلالة علی ان الکافر لا یکون ولیاً للمسلمین لا فی التصرف ولا فی النصرة وتدل علی وجوب البراءة عن الکفار والعداوة لهم لان الولایة ضد العداوة فاذا امرنا بمعاداة الیهود والنصاری لکفرهم فغیرهم من الکفار بمنزلتهم والکفر ملة واحدة۔
(صفحہ ۴۴۳ ج ۲)

اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور اس سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت کے حکم میں ہیں۔

نیز دوسری جگہ سورۃ انعام میں حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے۔

واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (۶۸)

اور جب تو دیکھے ان لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے کنارہ کر، یہاں تک کہ مشغول ہو جاویں کسی اور بات میں اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ

اس آیت کے ذیل میں امام ابوبکر جصاص رازیؒ رقم طراز ہیں۔

وهذا یدل علی ان علینا ترك مجالسة الملحدین وسائر الکفار عند اظهارهم الکفر والشرك وما لا یجوز علی الله تعالیٰ اذا لم یمکنا انکاره۔ (صفحہ ۳ ج ۳)

یہ آیت اس امر پہ دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور تمام کفار سے جب ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک تھام نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔

مندرجہ بالا عبارات کی رو سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار قادیانی ہو اور وہ مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کی کیا صورت ہوگی؟ اور اسلامی نقطہ نظر سے ایسے شخص کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟ چونکہ یہ سوال بہت سارے ذہنوں کی خلش کا ذریعہ ہے اسلئے ذیل میں ہم مختصراً ان کو بیان کئے دیتے ہیں۔

اولیٰ: اگر اس کافر و مرتد قادیانی کے ہم مذہب موجود ہوں تو اس مردار کو انہی کے سپرد کردیا جائے۔ اس صورت میں کسی مسلمان کو اس کی تجہیز و تکفین میں شرکت کرنا درست نہیں۔

دوم: اگر اس کا کوئی ہم مذہب موجود نہیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں ایسے شخص کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ایک ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔ مگر ان میں سے کسی کام میں بھی سنت کی رعایت نہ کی جائے بلکہ یہ سارے کام سر سے بوجھ کو اتارنے کے لئے انجام دیئے جائیں۔

چنانچہ در مختار علی ہامش رد المحتار میں ہے:۔

فیغسله غسل الثوب النجس ویلفه فی خرقة۔ (صفحہ ۶۵۴ ج ۱)

اسے اس طرح (کراہت) سے غسل دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور اسے کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے۔

هکذا فی الهندیة صفحہ ۱۶۰ ج ۱ وکفایۃ ص ۹۵ ج ۲

اسی وجہ سے فقہائے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔

چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے۔

فان مراعی مالسنة العلماء علیه فی غسل المسلم و تکفینه و دفنه فقد ارتکب محظوراً بلا شك لانه ممنوع عنه شرعاً۔ (صفحہ ۱۳۰ ج ۱)

اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں علماء کے ذکر کردہ امور مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمان کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ ان تمام امور کی رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔

سوم: جس طرح کافر کو سنت کے مطابق غسل و کفن دینا جائز نہیں اسی طرح کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں جیسا کہ سورۃ توبہ میں ارشاد ربانی ہے:۔

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبره انهم کفروا بالله و رسوله وماتوا وهم فاسقون (۸۴)

اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور وہ مرگئے نافرمان

اس آیت کے تحت امام جصاصؒ تفسیر "احکام القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

وحظرها (ای الصلوٰة) علی موتی الکفار الخ (صفحہ ۱۴۳ ج ۳)

اور یہیں کفار کے موتیٰ پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔

پس جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے اگر وہ اس کے عقائد سے واقف تھے کہ یہ شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے، اس کی وحی پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے اس علم کے باوجود اگر انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازے میں شریک تھے اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہیے۔ کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے۔ اسلئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہوگیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔

چنانچہ بحر الرائق میں ہے:۔

والاصل ان من اعتقد الحرام حلالاً فان کان حراماً لغیرہ کمال الغیر لا یکفر وان کان دلیلہ قطعیاً کفر والا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاھل فلا یفرق بین الحلال والحرام لعینہ ولغیرہ وانما الفرق فی حقہ انما کان قطعیاً کفر بہ والا فلا یکفر اذا قال الخمر لیس بحرام (ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۵) ھکذا فی رد المحتار ص ۳۱۱ ج ۲ والھندیہ ص ۲۷۲ ج ۲

(تکفیر کے باب میں) قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص کسی حرام چیز کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور وہ شئی فی نفسہ حرام نہیں (جیسے غیر کا مال) تو اسے کافر نہیں کہا جائے گا اور اگر وہ چیز فی نفسہ حرام ہے تو اس کے حلال ماننے والے کو کافر کہا جائے گا بشرطیکہ اس کی حرمت قطعی دلیل سے ثابت ہو (جیسے شراب خنزیر وغیرہ) ورنہ نہیں۔ حضرات علماء میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیل اس شخص کے لئے ہے جو حرام لعینہ حرام لغیرہ کے فرق کو سمجھتا ہو لیکن جو اس فرق کو نہیں سمجھتا اس کے لئے اصول یہ ہے کہ اگر کسی امر قطعی کی حرمت کا انکار کرے تو کافر ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ جیسے اگر کوئی کہے کہ شراب حرام نہیں تو اس کو کافر کہا جائے گا۔

البتہ اگر امام صاحب کو میت کا مرزائی ہونا معلوم نہ تھا اور لاعلمی میں مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ پڑھا دی تو ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کی ضرورت نہ ہوگی یہی حکم ہر اس شخص کا ہوگا جس نے لاعلمی میں اس جنازے میں شرکت کی البتہ بے احتیاطی ہوئی کیونکہ تحقیق نہیں کی گئی اس سے توبہ واستغفار کریں۔

چہارم: مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔ چنانچہ در مختار علی ھامش رد المحتار میں ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہ

قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق

اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے

تیسری قسط

مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبرؓ کا اعلان جہاد کرنا، بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ، سجاح اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے عہد فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا، اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا، یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے ناحق کا مؤقف سنا نہ دلائل، اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا "علاج بالجبر" ضروری سمجھا، فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا! امیر المؤمنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو ہی کیجئے تلوار سے کہ میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ [illegible] نکل چکا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا، اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس فرما دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا:

کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔

اس مقاطعہ سے اس شخص پر زندگی تنگ ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷۔ "سنن کبریٰ للبیہقی" (۹-۸۵) میں حضرت علیؓ سے روایت ہے:

جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔

اور ایک روایت میں ہے:

کہ سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔

۸۔ "صحیح بخاری" (۲-۱۰۲۳) میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بے دین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا:

"اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی مزاحمت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔

۹۔ "صحیح بخاری" (۱-۴۲۳) میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آ جاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں سے شامل ہیں۔

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ علامہ صدر دردیر مالکی "شرح کبیر" میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں:-

ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔

۲۔ کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں:

امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد، زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔

(احکام القرآن ۲-۲۱)

۳۔ "درمختار" میں ہے:

ناصحی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے۔ اور "شرح وہبانیہ" میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔

۴۔ ابن عابدین الشامی "ردالمحتار" (۳-۲۰۳-۲) میں لکھتے ہیں۔

احکام السیاسۃ میں "المنتقیٰ" سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جائے کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے۔ اور بزازیہ کے کتاب الحدود باب کے ... اور ولوالجیہ کے کتاب الجنایات ... سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و فجور اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک نوحہ گر عورت کے ... مارا حتیٰ کہ اس کی چادر اتر گئی اور اپنے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور نوحہ گریوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی اور صفار زاہد سے منقول ہے کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔

۵۔ ملا علی قاری "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" (۳-۱۰۷) باب التعزیر میں لکھتے ہیں:

اور یہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب ہو "المنتقیٰ" میں اس کی تصریح کی گئی۔

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللہ فرمایا ہے (کما فی روایۃ ابی ذر فی کتاب السنۃ من ابی داؤد)

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالی "احیاء العلوم" (۲-۱۴۷) میں بطور کلیہ لکھتے ہیں۔

"اول کافر ہیں کافر اگر حربی ہو تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنا لیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جا سکتی ہے، اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لیے کہ مسلمان کافر کو خبیث کافر سمجھتے ہیں لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔ الخ

"ردالمحتار" (۳-۲۹۸) میں زنادقہ کے بارے میں لکھا ہے:

مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں نہ جزیہ لے کر نہ بغیر جزیہ کے، نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے..... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آ جائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب "معین الحکام" بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے۔

ترجمہ: اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے، مقاطعہ کی سزا دی تھی چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطنی کی سزا بھی دی، چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کر دیا۔ اسی طرح آپ کے بعد صحابہ کرام نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں، ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں، اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا ہے۔

حضرت عمرؓ نے صبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی یہ شخص "الذاریات" وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا اور لوگوں کو یہ تلقین کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمرؓ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا، چنانچہ کوئی شخص اس سے بات..... بھی نہیں کرتا تھا، یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ لوگ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔

بقیہ :۔ علمائے حق کے کارنامے

خلافت کمیٹی اور کانگرس نے بھی پورے طور پر کی رہنمائی ۔۔۔ ، رجبکہ ابھی تک کانگرس مکمل آزادی کے نصب العین کو اختیار کرنے میں متردد تھی) اس فتوی کے نتیجے میں ہزاروں علماء حق کو مصیبتیں برداشت کرنا پڑیں خدا تعالیٰ نے ان کو استقامت نصیب فرمائی حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اس فتوے کی حمایت میں انگریز جج کے سامنے کراچی کی عدالت میں اپنا مشہور مجاہدانہ بیان سنایا جس کے ان آخری جملوں پر مولانا محمد علی جوہر نے حضرت کے قدم بے ساختہ چوم لیے ، وہ یہ تاریخی جملہ ہے ،

"اگر انگریز اس لیے بھیجے گئے ہیں کہ قرآن کو جلادیں حدیث شریف کو مٹادیں اور کتب فقہ کو برباد کردیں تو سب سے پہلے اسلام پر اپنی جان قربان کرنے والا میں ہوں"

(پہلا بیان کراچی ۱۹۲۱ء)

جنگ آزادی کی رہنمائی درحقیقت علماء حق فرما رہے تھے اور ساتھ ہی شدھی سنگھٹن وغیرہ تحریکوں کے مقابلے میں دعوت وتبلیغ اسلام کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے ، حضرت شیخ الہند کے خدام کی قربانیاں رنگ لائیں ملک آزاد ہوا جس کے آزاد ہونے سے مصر ، شام ، عراق وغیرہ اسلامی ممالک کی آزادی کا راستہ کھلا بدقسمتی سے ملک کی تقسیم کے بعد فسادات اور بلووں کا خوفناک سلسلہ شروع ہوگیا یہ بزرگان دیوبند مولانا آزاد ، مولانا مدنی ، مولانا حفظ الرحمٰن ، مولانا محمد میاں ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جیسے بزرگ ہیں جنہوں نے ہندوستان میں رہ کر ملت اسلامیہ کی کشتی کو ڈوبنے سے بچایا اور ملک میں اسلام کی حفاظت ، مسلمانوں کی حمایت اور دیگر مظلوموں کی امداد کرتے ملت اسلامیہ کی تعلیمی اقتصادی سیاسی ہر قسم کی ترقی کرنے کی کوشش جاری رکھیں اسلام کے نام پر ایک حصہ ، ۔۔۔ برانگ ملک پاکستان بن جانے کے باوجود ہندوستان میں ایسا دستور پاس کروایا جس میں تمام باشندوں کو برابر مذہبی و سیاسی حقوق دیے گئے ہیں اور وہ خود کے خلاف جرجی اور جہاں کہیں بھی فتنے اور فسادات اور سازشیں اور مصنوعے نظر آئے وہ علماء حق وہیں پہنچے اور اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر مظلوموں کی حمایت کرتے رہے ہیں اس کے علاوہ جمعیت کے پلیٹ فارم سے ہٹ کر بھی بزرگان دیوبند علماء دین کی دینی ، علمی ، دعوتی تبلیغی کوشش اور قلمی ولسانی وعملی جہاد کا سلسلہ برابر جاری ہے ، ملک کے دوسرے حصوں میں جو اب پاکستان اور بنگلہ دیش کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں وہاں بھی اسلامی پیغام اور دین خالص کی اشاعت اور کتاب وسنت کی روشنی میں مسلمانوں کی رہنمائی کی مخلصانہ ذمہ داری اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی امانت کی حفاظت میں سب سے آگے وہی فرزندان توحید اور بندگان حق اور غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ولی اللہی سلسلہ دیوبند سے منسلک ہیں ، اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت دین کا انتظام قدرت نے خاص طرح برصغیر میں فیض یافتگان دیوبند کے ذریعہ کرایا ہے جسے ہر انصاف پسند مورخ تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا ۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

(بشکریہ دارالعلوم دیوبند مئی ۱۹۸۶ء)

بقیہ :۔ ختم نبوت کا انکار

یہ سب فیض وبرکت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا ہے اس لیے ختم نبوت کا انکار نہ صرف انسانیت کی سب سے عظیم اور بیش بہا حاصل کائنات شخصیت اور اس کے ہر زمانے میں دائر وسائر فیوض وبرکات سے محرومی کا سبب ہے بلکہ اس حرماں نصیبی کو کیا کہیے کہ ایسے منکرین اپنی جہالت ونادانی کی بنا پر انسانیت کی پر آن ترقی پذیر اور ہمہ دم ارتقائی رفتار کے رخ کو ماضی کے طفولیت کے دور کی طرف موڑ دینا چاہتے ہیں جب مختلف قومیں اور خاندان اپنے اپنے محدود نسلی ووطنی دائروں میں منقسم تھیں اور ان کی ہدایت وتربیت کے لیے ان کی ضرورت کے بقدر ہدایت و احکام آجایا کرتے تھے ، ختم نبوت اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک انتہائی عظیم انعام ہے ، انسانی بلوغ ، عالمگیر انسانی برادری کی تشکیل کی جنت کے ذریعے ممکن تھی ایک عظیم فانی اور ۔۔۔ کی وحدت انسانیت کا علم بردار ہو سکتا ہے جس کا نقطۂ نظر ایک ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہو جو تمام عالم کی طرف مبعوث اور جس کا دائرہ نبوت تمام زمانوں پر محیط ہو ختم نبوت کا انکار ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف اور ایک ہمہ گیر اور عالمگیر دائمی دعوت کی بنیاد ہی ۔۔۔ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے ختم نبوت کا انکار انسانیت کے کمال و عروج کا انکار جاہلی عصبیتوں اور گمراہیوں کی توثیق اور اسلام کی عظیم وسعتوں سے نکل کر عصری ، وقتی نسلی ، لونی وطنی وقومی تنگنائیوں میں گم ہوجانا ہے انسانی اعلیٰ اور اجتماعی اقدار سے غفلت علم الٰہی کی لامحدودیت جیں شک نظام تشریعی وہدایت کی حقیقت وارتقاء سے ناواقفیت اور ختم نبوت کے مقام سے عدم آگہی اس عظیم گمراہی کا سبب ہے ۔

مبارک ہے وہ امت اجوالنبی الخاتم کے حصہ میں آئی خوش نصیب ہے انسانیت کا وہ حصہ جو ختم نبوت کی برکت سے نیابت نبوت کے لیے چنا گیا اور کیا خوش بخت ہے وہ آخری امت جو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض وبرکت سے خیر الامم کے مقام رفیع پر فائز کی گئی پوری انسانیت سارا عالم اور قیامت تک کا زمانہ اس کی ہدایت کی محنت وکوشش کے لیے میدان عمل قرار دیا گیا سلام ہو اس نبی پر جو ہر زمانے کی ہدایت کے سبب ووسیلہ بنایا گیا اور درود ہو اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو توحید کا مدوتماسکا پیامبر بن کر آیا اور وحدت آدمیت دین ودنیا کی یکجائی اور زمانی ومکانی حدبندیوں سے ماورا ایک معاشرہ کی وحدت کا سبق دے گیا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نوازنے والا جسے چاہے نواز دے ۔

بقیہ: صدائے ختم نبوت

کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ

۱۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں مرزا مظفر احمد (عرف ایم ایم احمد) نے اہم کردار ادا کیا جسے راؤ فرمان علی صاحب، جنرل اے کے نیازی اور بنگلہ دیش کے رہنما تسلیم کر چکے ہیں۔

۲۔ ۶۵ء کی جنگ میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو پورے ملک میں ربوہ واحد شہر تھا جہاں بلیک آؤٹ نہیں کیا گیا جس پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان آف کالا باغ نے ربوہ کی بجلی کٹوا دی۔ ایسا صرف اس لیے کیا جا رہا تھا تاکہ بھارتی جہازوں کو سرگودھا جیسے ایئرفورس کے اہم مرکز پہنچنے میں آسانی ہو۔

۳۔ گذشتہ دنوں بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دورۂ پاکستان کا اعلان ہوا لیکن اس اعلان کے بعد سامراج کے اول انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام نے بھارت کا دورہ کر کے راجیو سے ملاقات کی جس کے بعد وہ دورہ ملتوی ہوگیا جس کا مقصد یہ تھا کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات بہتر نہ ہوں اور صورت حال جوں کی توں رہے۔

۴۔ انہی دنوں بھارتی قادیانیوں کے ایک وفد نے راجیو گاندھی سے ملاقات کی جس میں زور دیا گیا کہ وہ مبینہ طور پر پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر حکومت پاکستان سے احتجاج کریں۔

جہاں تک قادیانیوں کے اسرائیل سے تعلقات کا مسئلہ ہے تو یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے جس کا قادیانی اور یہودی دونوں اعتراف کر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ قادیانیوں کا جھوٹا اور کذاب نبی مرزا قادیانی تو یہودیوں سے اپنے خونی رشتے کا اقرار کر چکا ہے ۔۔۔ مشہور یہودی پروفیسر آئی آئی نومانی نے چند سال پہلے ایک کتاب شائع کی جس میں تحریر ہے کہ "قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں" جن کی موجودہ تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے ۔۔۔ حال ہی میں روزنامہ نوائے وقت کراچی نے ایک تصویر شائع کی جس میں اسرائیل کے قادیانی "مربی" اور "مبلغ" کو اسرائیلی صدر سے ملاقات کرتے دکھایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا حقائق کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ

۱۔ قادیانی عالم اسلام کے بدترین دشمن اور مغربی استعمار کے ایجنٹ ہیں۔

۲۔ قادیانیوں کے اسرائیل سے نہ صرف تعلقات ہیں بلکہ یہ یہودی مفادات کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کو اسرائیل سے باقاعدہ امداد ملتی ہے۔

۳۔ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں اسی لیے ان کے بھارت سے تعلقات ہیں جو پاکستان کا بدترین دشمن ہے۔

اخبار کے مطابق کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کے متعلق جس خطرناک سازش کا انکشاف ہوا ہے اس کے بارے میں اہل پاکستان کو سو فی صد یقین ہے کہ اس کے پس پردہ قادیانی سازش کارفرما ہے کیونکہ جب اسرائیل نے عراق کی ایٹمی تنصیبات کو اچانک حملہ کر کے تباہ کیا تھا تو اس نے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو بھی تباہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اندرون ملک کوئی گروہ … وجود نہ ہو جو اسرائیل کا آلۂ کار … ایجنٹ ہو اور وہ گروہ صرف اور صرف قادیانیوں کا ہے ۔۔۔ حکومت کو ایک نہ ایک دن یہ حقیقت بہرحال تسلیم کرنا پڑے گی۔

روزنامہ جنگ کراچی

ہفتہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ ۲۴ مئی ۱۹۸۶ء

کہوٹہ پر بھارت اسرائیل حملہ کا خطرہ

عالمی پریس میں ایک مرتبہ پھر پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر بھارت اور اسرائیل کے مشترکہ حملہ کی صدائے بازگشت سنی گئی ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے ایک جریدہ کے مطابق اسرائیل نے پاکستان کے ایٹمی منصوبہ کو سبوتاژ کرنے کے لئے ایک وسیع سازش تیار کی ہے۔ چنانچہ اس وقت جبکہ پاک فضائیہ میں زیر تربیت ایک ہوا باز مبینہ طور پر اسرائیل کے لئے کام کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ برطانوی جریدہ کے مطابق کہوٹہ پلانٹ پر بھارت اور اسرائیل کے مشترکہ حملہ کا منصوبہ تیار کیا جا چکا ہے۔ اور کسی بھی وقت حملہ کا خطرہ موجود ہے۔ کیونکہ اسرائیل سمجھتا ہے کہ پاکستان ایٹم بم بنانے کے قریب ہے۔ چنانچہ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کہوٹہ کے ارد گرد حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر بھارت اور اسرائیل کی طرف سے حملہ کے خدشات کوئی نئی بات نہیں۔ بھارت کی طرف سے پاکستان کی ایٹمی پالیسی پر بار بار نکتہ چینی اور پاکستان کی متعدد یقین دہانیوں کے باوجود شک و شبہ کا اظہار ہی نہیں کیا گیا بلکہ بیرونی ممالک اور پریس میں اسرائیل کے تعاون سے پاکستان کے خلاف زبردست مہم چلائی گئی۔ اس مہم کا مرکز امریکہ رہا۔ جہاں یہودی لابی بے حد مضبوط اور موثر ہے۔ امریکہ کو اس پاکستان مخالف مہم کا مرکز بنانے کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ اس امداد کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا کرنے میں تو کامیابی حاصل نہیں ہو سکی اس لئے کہ پاکستان کو اسلحہ کی ترسیل اور فراہمی میں خود امریکہ کے سیاسی اور تجارتی مفادات کار فرما ہیں۔ امریکہ کی پاکستان کے لئے فوجی امداد افغانستان پر روسی حملہ کے بعد بحال ہوئی ہے۔ اور اس حملہ سے جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات کو جو سنگین

خطرات لاحق ہوئے ہیں امریکہ سمجھتا ہے کہ پاکستان اس راہ میں آخری مؤثر رکاوٹ ہے اس لئے فوجی امداد کی بحالی اور اسلحہ کی ترسیل خود امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے۔ البتہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت سے متعلق شکوک و شبہات نے امریکی انتظامیہ کو بھی متاثر کیا ہے۔ اور اعلیٰ ترین سطح پر امریکہ کی طرف سے پاکستان کی ایٹمی پالیسی کے متعلق کئی مرتبہ سوال اٹھایا گیا۔ اور ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کی صورت میں امریکی فوجی امداد بند کرنے کی دھمکی بھی دی گئی۔ لیکن آج تک امریکہ اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی کی ایجنسی سمیت کوئی بھی یہ ثابت نہیں کر سکا کہ پاکستان ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں مصروف ہے۔ بلکہ پاکستان میں پائے جانے والے توانائی کے بحران کے بعد تو خود امریکہ اور بین الاقوامی ایٹمی ایجنسی کے ماہرین نے تسلیم کیا ہے کہ پاکستان کے لئے ایٹمی توانائی کا حصول ناگزیر ہے۔

پاکستان پر بھارت اور اسرائیل کے مبینہ مشترکہ حملہ کے مبینہ خدشہ کا اظہار اور جس سازش کی نشاندہی کی گئی ہے پاکستان نہ اس سے آنکھیں بند کر سکتا ہے اور نہ اس خدشہ کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ اسرائیل برادر مسلمان ملک عراق کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر چکا ہے۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان کے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ پر بھارتی فضائیہ کے حملہ کی ناکام کوشش کی صدائے بازگشت عالمی پریس کے توسط سے بھی سنی گئی تھی۔ عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت پر پاکستان نے جس طرح ہر مرحلہ پر کھل کر عربوں کے موقف کی حمایت کی اور ان کی امداد کی ہے اس پر اسرائیل کا یہ کہنا بجا کہ پاکستان عربوں سے بڑھ کر یہودی اسرائیل کی طرف سے براہ راست پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کی غرض سے بھارت اور اسرائیل کے مابین پاکستان کے خلاف جارحیت کے منصوبہ میں پاکستان دشمنی کسی قدر مشترک ہے جو انہیں پاکستان کے خلاف کسی بھی جارحیت کے ارتکاب پر متحد رکھتی ہے۔ عراق اور تیونس پر اسرائیل کے فضائی حملوں نے اسرائیلی ہوا بازوں میں جو خود اعتمادی پیدا کی ہے وہ انہیں پاکستان پر بھی حملہ کی تحریص دلا سکتی ہے لیکن اس کے لئے وہ بھارت کی سرزمین ہوائی اڈوں اور فضاؤں کو استعمال کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مبینہ اطلاعات کے مطابق بھارت پاکستان کے خلاف اس سازش میں برابر کا شریک ہے۔

برطانوی جریدے کے توسط سے منظر عام پر آنے والی اطلاعات کا سب سے تشویشناک پہلو یہ ہے کہ مبینہ طور پر پاک فضائیہ کے ایک زیر تربیت ہوا باز کو سازش کی ایک اہم کڑی قرار دیا گیا ہے۔ ملت اسلامیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں امت مسلمہ کو سب سے زیادہ نقصان اس وقت اٹھانا پڑا جب امت کی اپنی صفوں میں ضمیر فروشوں 'قوم فروشوں' اور 'ملت فروشوں' کو گھسنے کا موقع مل گیا۔ سقوط بغداد سے لے کر جنگ پلاسی 'سقوط میسور' ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ہزیمت اور آخر سقوط ڈھاکا تک میں قوم فروشوں کا کردار نمایاں نظر آتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ ہماری صفوں میں کہاں کہاں ایسے افراد گھسے ہوئے ہیں جو قوم کو کسی بھی المیہ سے دو چار کرنے میں دشمن کے ایجنٹ کا کردار ادا کرنے پر مامور ہیں۔ کہوٹہ کی ایٹمی تنصیبات پاکستانی سائنسدانوں اور انجینئروں کی شب و روز کی محنت 'لگن' تجربے اور کمال مہارت کا مظہر ہیں اس لئے دشمنوں کی نگاہوں میں کھٹک رہی ہیں ان کی کما حقہ حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ توقع رکھنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ حکومت اس ذمہ داری سے بہر حال عہدہ برآ ہوگی۔

اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی رازوں سے آگاہ کرنے کی سازش میں مبینہ طور پر ملوث پاک فضائیہ کے ایک ہوا باز کی خبر کے بعد قدرتی طور پر ذہن اس طرف جاتا ہے کہ پاکستان میں وہ کون سا طبقہ ہے جو اسرائیل کیلئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے حیلے بہانے سے جواز فراہم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس طبقے کا کردار بھی بڑا واضح رہا ہے حکومت کو اس پہلو سے بھی اس سارے معاملے کا جائزہ لینا چاہئے اور اگر ملکی و قومی مفادات اجازت دیں تو ایسے افراد کو طشت از بام کرنا چاہئے جو پاکستان کی سالمیت 'وقار' آزادی کے خلاف اس شرمناک سازش میں ملوث پائے جائیں۔

صبر کا نمونہ

حضرت ابن عباسؓ کو سفر میں صاحبزادے کے انتقال کی خبر ملی تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے بعد فرمایا وہ پردہ کی چیز تھی اللہ نے اس کو چھپا لیا۔ ایک بوجھ تھا جس کو اللہ نے ہلکا کر دیا اللہ مجھ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر فرمایا اللہ نے جس بات کا حکم دیا میں نے اسی پر عمل کیا۔ یعنی صبر و نماز

رات کو سوتے وقت کے عملیات

امتیاز علی بلوچ ـــــ شمس آباد سکھر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا۔

اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲۔ ایک قرآن مجید پڑھ کر سویا کرو۔

۳۔ جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے سویا کرو۔

۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۱۔ چار مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو۔

اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

۲۔ تین مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو۔

ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

۳۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو۔

جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔

۴۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو۔

دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر کا ثواب ملے گا۔

۵۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو۔

ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3221

عبدالرحمان کلیم

ہمزادِ شیطانی ــ میرزا قادیانی

یہ نظم ختم نبوت کے جلسوں میں پڑھنے کے لئے انتہائی موزوں ہے۔ دائم

نبی ہونے کا جس سر میں خیال نامبارک ہے
کفش بر فرق ادیبم! یہی اس کا تدارک ہے،

نبی تو عرش پر جا کر خدا سے بات کرتے ہیں
مَرے بیت الخلا میں اور نبی کہلائے کیا تک ہے

اَلا یا سوسمارِ قادیان، پرواز رہنے دے
کجا ہو ہمسری جس کی رسائی آسمان تک ہے

جسے سیمرغ کہہ کر کور چشموں نے اچھالا ہے
عقابوں کے بسیرے میں زبون و خوار چوچک ہے

بہشتی مقبروں کا جس کو گورستان کہتے ہیں
بھگوڑے دین کے محصورہیں جس میں وہ بیرک ہے

خدا کے قہر کے طوفان سے ڈرتے نہیں ہو تم
نشیمن کو سجایا جس جگہ وہ شاخ نازک ہے

شفیع المذنبین سے ہمسری جو شخص کرتا ہے
ارے کذاب ہے، اسود ہے، مانی ہے وہ مزدک ہے

مدینہ چھوڑ کر جو قادیاں سے انس رکھتا ہے
گلاب و یاسمین کو چھوڑ کر ٹنڈے کا گاہک ہے

شہابِ ثاقبِ گردوں کی بابت میرزا بولے
ہماری گوشمالی کے لئے دلچسپ چابک ہے

دیارِ میرزا ہو مہبطِ روح الامین! توبہ
یہاں ابلیس رہتے ہیں یہی شیطاں کی بیٹھک ہے

جسے سمجھے ہو لذت افزا۔ گرم بریانی
پیالے میں فقط اُبلی ہوئی منحوس پالک ہے

دہن سے گوہر افشانی ہویدا البغضِ پنہائی
حقیقت ہے کہ ناموسِ رسالت سے الرجک ہے

کلیم! اس ناسزا کے ذوق کی تمثیل کیا کیجیے
تصور میں "چہ داند بوزنہ لذاتِ ادرک" ہے